New Era Magazine
محبت
(کہانی ہے دو دلوں کے ملن کی)
NEW ERA MAGAZINE.com
از قلم زینب ارشد
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

محبت کہانی ہے دو دلوں کے ملن کی

از زینب ارشد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

میری زندگی تو فراق ہے، وہ ازل سے دل میں مکین سہی
وہ نگاہ شوق سے دور ہیں، رگ جان سے لاکھ قریب سہی

ہمیں جان دینی ہے ایک دن، وہ کسی طرح وہ کہیں سہی
ہمیں آپ کھینچے دار پر، جو نہیں کوئی تو ہمی سہی

سر طور ہو سر حشر ہو ہمیں انتظار قبول ہے
وہ کبھی ملیں وہ کہیں ملیں، وہ کبھی سہی وہ کہیں سہی

نہ ہوا ان پہ کچھ میرا بس نہیں، کہ یہ عاشقی ہے ہوس نہیں
میں انہی کا تھا، میں انہی کا ہوں، وہ میرے نہی تو نہی سہی

مجھے بیٹھنے کی جگہ ملے، میری آرزو کا بھرم رہے
تیرے انجمن میں اگر نہیں، تیری انجمن کے قریب سہی

تیرا در تو ہم کو نہ مل سکا، تیری رہ گزر کی زمین سہی
ہمیں سجدہ کرنے سے کام ہے، جو وہاں نہیں تو یہیں سہی

میرے زندگی کا نصیب ہے، نہیں دور مجھ سے قریب ہے
مجھے اسکا غم تو نصیب ہے، وہ اگر نہیں تو نہیں سہی

جو ہو فیصلہ سنای ئی ے اسے حشر پر نہ اٹھایے
جو کرینگے آپ ستم وہاں، وہ ابھی سہی وہ یہیں سہی

بکھرے بال، لرزتا جسم، سو جھی ہوئی آنکھیں جو بہت دیر سے اسکے رونے کا پتہ دے رہی تھیں

سامنے بینچ پر بیٹھا شخص اسے دیکھ کر ماضی کی یادوں میں کھو گیا وہ ہو بہو اس جیسی تھی

اسکے کانپتے ہاتھ اس بات کا ثبوت دے رہے تھے کہ وہ پریشانی کا شکار ہے

ماضی کی یادوں سے پیچھا چھڑا کر انھوں نے اپنے قدم اس لڑکی جانب بڑھائے جو تھی تو

اجنبی پر اپنی اپنی لگ رہی تھی

بیٹا۔۔۔۔شفقت سے بھری نرم آواز پر اس نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا

ج۔۔۔جج۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔رو رو کر اسکی سسکیاں بند چکی تھیں جسکی وجہ سے اس

سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

کوئی پریشانی ہے بیٹا آپ ایسے کیوں رو رہی ہیں

انکی بات پر اس نے سر اٹھا کر اس شفیق انسان کو دیکھا اسے سمجھ نہ آئی کہ انھیں کیا

جواب دے

بیٹا کوئی پریشانی ہے تو آپ مجھے بتاو اپنے والد کی طرح ہی سمجھ کر

اور وہ جو اتنی دیر سے پیسوں کی کمی کی وجہ سے پریشان تھی اس پر ماں کی بگڑتی حالت

سوچنے لگی کہ بتاوں کہ نہیں بتاوں

بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔انکی آواز پر وہ ایکدم ہوش میں آئی

جج۔۔۔جی وہ امی کی طبیعت خراب ہے دوائی لانی ہے میرے پاس صرف ۵۰۰

روپے ہیں۔۔۔اس نے نظریں جھکا کر شرمندگی سے کہا

لای ئی ں آپ دکھای ئی ں کونسی دوای ئی اں چاہیے۔۔۔۔حوریہ نے پرچہ انکی جانب بڑھایا تو انھوں نے ایک نظر پرچہ دیکھنے کے بعد کہا آپ جاو بیٹے ادھر جا کر بیٹھو میں لیکر آتا ہوں

پر انکل۔۔۔۔حوریہ جو کچھ کہنے والی تھی انکی بات پر چپ ہو گ ئی

باپ کے ہوتے ہوئے بچیاں خوار نہیں ہوتیں

وہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا کر کرسیوں کی جانب بڑھ گ ئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکندر صاحب اور شمائی لہ بیگم کی ایک ہی بیٹی تھی جو بہت منتوں اور مرادوں سے شادی کے ١٦ سال کے بعد پیدا ہوئی تھی

سکندر صاحب کو اپنی بیٹی بہت عزیز تھی انھوں نے بہت پیار سے اسکا نام حوریہ رکھا تھا

وہ تھی بھی بلکل حوروں جیسے حسن کی مالک

سکندر صاحب گورنمنٹ آفسر تھے آمدنی اتنی زیادہ نہ تھی لیکن گذر بسر اچھے سے ہو جاتا تھا

حوریہ انھیں بہت عزیز تھی اسکی ہر خوائش کو وہ پورا کرتے تھے لیکن آنے والے وقت کی کسے خبر۔۔۔۔

حوریہ ابھی نویں جماعت میں آئی تھی کہ سکندر صاحب کی ایکسیڈینٹ میں موت ہو گئی

وہ دونوں ماں بیٹی بے آسرا ہو گئی یں

ایسے حالات میں شمائلہ بیگم نے بچوں کو ٹیوشن دینا شروع کری

باپ کی خوائش کے مطابق حوریہ نے تعلیم حاصل کرنا نہ چھوڑیا

وقت پر لگا کر اڑتا گیا حوریہ نے میٹرک کے امتحانات بھی شاندار کامیابی سے پاس کیے اور اب فرسٹ ای ئی ر میں تھی

وقت ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے حوریہ نے بھی وقت کے ساتھ گذارا کرنا سیکھ لیا تھا لیکن ایسے میں شمائلہ بیگم کی طبیعیت دن بہ دن بگڑتی جارہی تھی

امی کل ڈاکٹر کے پاس چلی ئے گا۔۔ حوریہ جو اپنے کپڑے استری کر رہی تھی شمائی لہ بیگم کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا

ارے نہیں بیٹا۔۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا مجھے کل فنکشن ہے تمھارے کالج میں تم جا کر آو گی تھک کر سکون سے آرام کرنا۔۔۔ شمئی لہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے منع کرا

امی تو کیا ہوا فنکشن ہے تو کوئی تھکن نہیں ہوتی آپ بس چلی ئے گا۔۔۔۔۔۔۔اچھا بیٹے دیکھیں گے ابھی تو چل کر تم سو۔۔۔جی جی جا رہی ہوں حوریہ ہنستے ہوئی ے کمرے سے نکل گ ئی

—

کہاں رہ گ ئی تھی تم۔۔۔ حوریہ جو ابھی کالج میں داخل ہوئی تھی سحر ش نے اسے پکڑ لیا

کیوں کیا ہوا۔۔۔بس نہیں مل رہی تھی

اوہ اچھا خیر یہ بتاو سپیچ کی تیاری کیسی ہے۔۔۔۔سحر ش نے اس سے پوچھا

ہاں تیاری تو اچھی ہے بس ڈر لگ رہا

خیر ہے یار کچھ نہیں ہوتا چلو چلتے ہیں پروگرام شروع ہونے والا ہو گا

حوریہ بلیک فراک میں سر پر بلیک حجاب لیئے بہت پیاری لگ رہی تھی

ڈائس پر کھڑی وہ سپیچ دے رہی تھی کوئی بھی شخص اسکی کنفیوژن اور ڈر کا اندازہ لگا سکتا تھا

سامنے بیٹھا شخص بہت باریک بینی سے اسکا جائزہ لے رہا تھا

اسے حیرت ہو رہی تھی کہ آج کے دور میں بھی ایسا لڑکی دکھنے مل سکتی ہے

حوریہ سٹیج سے جا چکی تھی جبکہ وہ ابھی بھی اپنی سوچوں میں الجھا ہوا تھا جب اسے سٹیج پر بلایا گیا

آج کی تقریب میں وہ بطورِ چیف گیسٹ کی حیثیت سے آیا تھا

حوریہ نے پہلا انعام حاصل کیا تھا وہ بہت خوش تھی اس بات سے بے خبر کہ کسی کی دل کی زمین پر وہ اپنے قدم رکھ چکی ہے

ازلان تم کرنا کیا چاہ رہے ہو۔۔۔۔طٰہٰ جو اسکا بچپن کا دوست تھا اسکی نیچر سے اچھے سے واقف تھا

ازلان اور کسی لڑکی کا ذکر ممکن ہی نہیں تھا

پر آج جب اس نے خود ازلان کو ایک لڑکی کی انفورمیشن کیلیے مینیجر سے کہتے سنا تو وہ سناٹے میں آ گیا

ازلان تو ٹھیک ہے تجھے کیا ہوا ہے ایک فرسٹ ائیر کی بچی سے کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے کیوں چاہیے تجھے اسکی انفارمیشن

یار تنگ نہ کر طٰہٰ مجھے نہیں پتہ بس فلحال مجھے اس لڑکی کو جاننا ہے

اور پھر اس نے طٰہٰ کو فنکشن کے دن کی ساری بات بتا دی جس پر وہ ازلان کو حیرت

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے دیکھنے لگا

آریو سیریس ازلان۔۔۔ تم واقعی اسکے لیئے اس بچی کے لیئے سوچ رہے ہو

طٰہٰ کی بات سن کر ازلان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

حمدان شاہ اور نورین شاہ کے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے فیضان شاہ جنکی شادی انکی چچازاد فاطمہ شاہ سے ہوئی تھی اور دوسرے بیٹے عدنان شاہ جنکی شادی فاطمہ شاہ کی چھوٹی بہن منال شاہ سے ہوئی تھی

فیضان شاہ کے تین بچے تھے بڑا بیٹا ازلان شاہ پھر اس سے پانچ سال چھوٹی علیزے شاہ اور اس سے دو سال چھوٹا جزلان شاہ جبکہ عدنان شاہ کا صرف ایک ہی بیٹا تھا طٰہٰ شاہ، طٰہٰ عمر میں ازلان سے دو سال چھوٹا تھا پر بچپن سے ہی دونوں کی بہت بنتی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی ہر چھوٹی چھوٹی بات بتاتے تھے ان کی مثال ایک قلب دو جان والی تھی

عدنان شاہ اور منال رات کو دعوت سے آرہے تھے کہ ٹرک سے گاڑی ٹکرانے پر وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگ اسی وقت دم توڑ گئے۔

طٰہٰ چونکہ گھر پر فاطمہ بیگم کے پاس تھا اس لیے وہ محفوظ رہا تب سے فاطمہ بیگم نے ہی اسے پالا تھا اور کبھی طٰہٰ اور ازلان میں کوئی فرق نہیں کرا تھا

حوریہ کو آج کالج سے آنے میں دیر ہو گئی تھی اسی لیے وہ پریشان تھی

صبح سے ہی شمائلہ بیگم کی طبیعت کچھ خراب سی تھی

وہ گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا شمائلہ بیگم چارپائی پر سو رہی تھیں اسے حیرت ہوئی کیونکہ وہ کبھی بھی ایسے بے وقت نہیں سوتی تھیں

امی اٹھیں۔۔۔ابھی کیوں سو رہی ہیں اٹھ جائیں کھانا نہیں کھانا کیا

حوریہ کی تین چار آواز لگانے کے باوجود شمائلہ بیگم نہیں جاگی تو حوریہ فوراً پریشانی سے انکے پاس آئی

امی۔۔۔امی اٹھیں نا کیا ہوا ہے اس نے انکی سانسوں کی رفتار چیک کری تو وہ مدھم تھی اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنا شروع ہو گئے

وہ فوراً بھاگ کر سامنے والی فوزیہ باجی کو بلا کر لائی اور ان ہی کی مدد سے ہاسپٹل پہنچی

—

ابھی رات کے ۸ بج رہے تھے جب انھیں ہوش آیا تھا حوریہ انکے پاس ہی موجود تھی

فوزیہ باجی گھر جا چکی تھی

حور۔۔۔۔۔جی امی بولیں کچھ چاہیے۔۔۔۔طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔

انھوں نے حوریہ کی جانب دیکھا جو اس وقت خوفزدہ سی تھی باپ کے بعد اب اسکے

پاس ایک رشتہ تھا جسے وہ کھونا نہیں چاہتی تھی

حور مجھے ایک نمبر ملا کر دو بات کرنی ہے میں نے۔۔۔۔شمائلہ بیگم نے نقاہت سے

ڈوبی ہوئی آواز میں کہا

جی امی ملاتی تھی اسکو سمجھ تو آئی نہیں کہ اس وقت انھیں کس سے بات کرنی ہے پر انکی

حالت کے پیشِ نظر اس نے ان سے سوالات کرنے سے گریز کیا

نمبر ملا کر اس نے فون انکی جانب بڑھایا

اَلسّلامُ عَلَیکُم فیضان شاہ سپیکنگ

فیضان صاحب جو ابھی آفس سے نکلنے کے لی ئے کھڑے ہو رہے تھے فون کی بیل پر متوجہ ہوئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وَعَلَیکُم اَلسّلامُ۔۔۔۔۔۔۔آواز سنتے ہی فیضان صاحب سکتے میں آگ ئے کتنے عرصے بعد یہ آواز سنی تھی

کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟؟ایک طویل خاموشی کے بعد انھوں نے گہری سانس لیکر بات کا آغاز کیا

الحمداللہ ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔آپ کیسے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اللہ کا شکر۔۔۔۔۔ان کے جواب دینے کے بعد پھر سے خاموشی چھاگ ئی

آپ نے کہا تھا زندگی میں مجھے کسی موڑ پر آپکی ضرورت محسوس ہو تو بلا جھجک آپ سے رابطہ کر سکتی فیضان مجھے ضرورت ہے اب آپکی

شمائلہ کی نم آواز سن کر ان کا دل آج اتنے سالوں بعد بھی بے چین ہو گیا

شمائلہ کیا ہوا ہے آپ مجھے بتائی یں میں آتا ہوں آپکے پاس انکی بات سن کر شمائلہ بیگم نے گہرا سانس لیا اور ہاسپٹل کا نام بتا کر فون بند کر دیا

ازلان جو ابھی فیضان صاحب کے روم میں داخل ہوا تھا ان سے گھر چلنے کے بارے میں انھیں تیزی میں اٹھتے دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکا

بابا کیا ہوا ہے آپ اتنے پریشان کیوں ہیں کہاں جا رہے ہیں

فیضان صاحب نے ازلان کو دیکھ کر اپنے آپکو نارمل کر ا کچھ نہیں میرے ایک دوست کی وائی ف ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں بس وہیں جا رہا ہوں تم گھر چلے جاو

نہیں آپ چلیں آپ اتنے پریشان لگ رہے آپ کیلی ۓ ڈرائی ونگ کرنی صحیح نہیں آپ آجای ئی ں میں چل رہا ہوں آپکے ساتھ

ہوں۔۔۔۔فیضان صاحب نے صرف سر اثبات میں ہلا دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

فیضان صاحب کو شروع سے ہی بزنس کا بہت شوق تھا وہ ابھی صرف ۲۵ سال کے تھے جب انھوں نے باباسائیں سے اپنا کاروبار شروع کرنے کی اجازت لی، حمدان شاہ کو حویلی میں سب باباسائیں کہہ کر پکارتے تھے

فیضان شاہ کی بات سن کر باباسائیں کو کوئی اعتراض نہ ہوا بلکہ انھوں نے خوشی خوشی اس چیز کی اجازت دے دی

وہ بے شک بہت امیر تھے کہ فیضان شاہ اور عدنان شاہ کے بعد آنے والی نسلیں بھی آرام سے انکی دولت پر گذارا کر سکتی تھیں لیکن انکا خیال تھا جو مزہ محنت کر کے کمانے میں ہے وہ ایسے بیٹھ کر کھانے میں نہیں اور انھوں نے یہی چیز اپنے بچوں کو سکھائی

فیضان شاہ کا بزنس ہی اب ازلان شاہ اور طہٰ شاہ سنبھال رہے تھے

جبکہ عدنان شاہ گاوں میں زمینیں سنبھالتے تھے

ماضی

امی ناشتہ کو چھوڑیں میں ویسے ہی لیٹ ہو گ ئی بعد میں کچھ کھا لوں گی آپ بس دعا کریں یہ جوب مل جائے

پر شائی لہ بیٹا ر کو تو کچھ تو تھوڑا کھا لو۔۔

ارے نہیں امی بس جا رہی اللہ حافظ۔۔۔نازیہ بیگم پیچھے سے آوازیں دیتی رہ گ ئی یں

نازیہ اور احمد کے دو بچے تھے بڑا بیٹا ولی جو تعلیم حاصل کرنے کے لی ئے بیرونِ ملک گیا تھا اور وہی شادی کر لی تھی شروع شروع میں تو وہ گھر والوں سے رابطہ میں رہا۔۔۔پھر مہینوں اور پھر سالوں میں ایک دفعہ فون آنے لگا

جوان بیٹے کی بے اعتنائی کا دکھ لیے احمد صاحب اس دنیا سے چلے گئے

نازیہ اور شمائلہ اکیلے رہ گئے احمد صاحب کی پینشن کی رقم آتی تھی جس سے ان دونوں کا گزارا اچھے سے ہو جاتا تھا

شمائلہ نے اپنی ڈگری مکمل کری اور اب جوب کی تلاش میں تھی لیکن تجربہ اور سفارش نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک کچھ بات نہ بنی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آج فیضان گروپ اوف انڈسٹریز میں آئی تھی

ایکسکیوزمی۔۔۔۔کیا آپ پلیز مجھے بتا سکتی ہیں کہ انٹرویو کہاں ہو رہے ہیں

اس نے ریسیپشن پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے پوچھا اور اسکی بتائی ہوئی جگہ پر آگئی

وہاں پہلے سے ہی بہت سی لڑکیاں موجود تھیں وہ وہیں پر جا کر بیٹھ گئی

ساری لڑکیوں نے اسے گھور کر ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو پر وہاں فکر ہی کسے تھی

آج فیضان انڈسٹریز میں سیکریٹری کے لی ئے انٹرویو تھے چونکہ اب کام بڑھتا جارہا تھا
دن بہ دن تواسے سیکریٹری کی سخت ضرورت محسوس ہوئی لیکن اب تک اس نے جتنے
بھی انٹرویو لی ئے اسے کوئی بھی اس پوسٹ کے لی ئے اہل نہ لگی
اسے اسکے مزاج کے مطابق سیکریٹری کی ضرورت تھی جسے حد بتانے کی ضرورت نہ ہو
شمائلہ جو اتنی دیر سے بیٹھی تھی اب اکتاگ ئی تھی اوپر سے لڑکیوں کی گھوریاں
وہ شروع سے ہی بہت کونفیڈینٹ تھی اوپر سے اتنے انٹرویوز کے بعد تو اب ڈر نامی بلا
اسکے آس پاس بھٹک بھی نہیں رہی تھی لیکن اسکی ڈریسنگ کی وجہ سے سب چہ
مگوئیاں کر رہے تھے
شمائلہ اس وقت بلیک سگریٹ پینٹ اور کرتی میں ڈوپٹہ لی ئے سر پر بلیک سکارف
لی ئے رکھا تھا جبکہ وہاں موجود اکثر لڑکیوں نے جینس ٹاپ پہن رکھا تھا یا جنھوں نے
شلوار قمیض پہنا بھی تھا تو ڈوپٹہ کا تو تصور ہی نہیں تھا یا آستین سرے سے غائب تھیں
اور وہ گھور اسے ایسے رہی تھیں جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو جبکہ شمائلہ کہ خیال میں عجوبہ وہ
خود لگ رہی تھیں نہ تو کپڑے پہننے کا سلیقہ اوپر سے میکپ تھوپ کر پیسٹری بن کر آئی
تھیں جیسے آفس نہیں ماڈلنگ کرنے آئی ہوں
اسکے خیال میں لباس عورت کی شخصیت کا وہ ہتھیار ہوتا ہے جس کی بنا پر یہ معاشرہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑے ڈھڑلے سے عورت کا کردار جانچتا ہے اس لیۓ انھیں خود اپنی عزت اور کردار

کی حفاظت کرنی چاہیۓ

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ اسکا نام کال ہوا وہ ساری سوچیں ذہن سے جھٹکتے

ہوۓ انٹرویو روم کی طرف بڑھی

ہلکی سی ناک کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب کری

یس کم ان۔۔۔۔۔ ہیو آ سیٹ پلیز۔۔۔ فیضان نے ایک نظر حجاب میں کھڑی اس

لڑکی کو دیکھا اور بیٹھنے کا کہا

تھینک یو سر۔۔۔ وہ دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجاتی کرسی پر بیٹھ گئی

فیضان نے ایک نظر اسکی سی وی پر ڈالی اور چند ایک سوالات کیۓ

اسے یہ کانفیڈینٹ اور پر وقار لڑکی اچھی لگی تھی

جی تو مس شمائلہ آپ ہمیں کل سے جوائن کر سکتی ہیں

تھینک یو سو مچ سر۔۔۔ اس نے خوشی خوشی اسکا شکریہ ادا کرا

فیضان نے مسکرا کر صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا

اسے فیضان کے آفس میں کام کرتے ہوئے دو مہینے ہو گ ئے تھے

اس عرصہ میں وہ آفس میں اچھے سے ایڈ جسٹ ہو گ ئی تھی

نازیہ بیگم بھی اب اسکی طرف سے کافی مطمئ ن ہو گ ئی تھیں کیونکہ بقول شمائلہ

فیضان صاحب ایک بہت اچھے انسان ہیں

ان دو مہینوں میں اسے فیضان میں کوئی خامی نظر نہ آئی بلکہ وہ جب بھی مخاطب ہوتے

احترام کے ساتھ ہوتے تھے اسے فیضان کی شخصیت نے بہت متاثر کرا تھا یہاں تک کہ

وہ اب دل سے انکی عزت کرنے لگی تھی

دن اسی طرح پر لگا کر گذرتے رہے آج فیضان نے آفس کے پورے اسٹاف کو دعوت دی تھی وجہ یہ تھی کہ ان کی کمپنی نے ایک بہت مشہور و معروف فارن کمپنی کے ساتھ ڈیل سائن کری تھی اور فیضان کے خیال میں یہ سب انکے امپلائی ز کے بنا ممکن نہیں تھا

شمائلہ نے آج نفیس سا بےبی پنک کلر کا کڑھائی والا سوٹ زیب تن کیا تھا اور ساتھ ہی میچنگ سکارف میں ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

فیضان نے جب اسے دیکھا تو اسکی نظریں پلٹنے سے انکاری ہو گئیں

وہ ابھی اپنی ساتھی کولیگز عائشہ اور سانیہ سے مل رہی تھی جب اسکی نظر فیضان پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

نظروں کے ملاپ پر فیضان کے دل نے ایک بیٹ مس کری

شمائلہ نے فوراً گھبرا کر دور ہونے کی بنا پر اسے نظروں سے سلام کرا

جس پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور اپنی بے خودی پر جی بھر کے شرمندہ ہوتے ہوئے اسے نظروں سے ہی سلام کا جواب دیا

پھر پوری تقریب میں وہ وقتاً فوقتاً اس پر نظر ڈال لیتا جسکا کسی نے تو نہیں پر حمدان شاہ نے نوٹس ضرور لیا

_

بیگم۔۔۔۔۔فیضان اٹھ گئے ہیں۔۔۔۔؟؟؟حمدان شاہ نے ملازمہ سے کام کرواتی نورین بیگم کو مخاطب کیا

جی ابھی اٹھا کر آئی ہوں آتے ہی ہونگے نیچے۔۔

ٹھیک ہے جب وہ ناشتہ کر لیں تو انھیں ہمارے کمرے میں بھیجیے گا

حمدان شاہ انکو کہتے ہوئے اپنی اسٹک اٹھا کر کمرے کی جانب بڑھ گئے

نورین بیگم نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا

کل کی دعوت کے بعد فیضان حمدان شاہ کے ساتھ ہی حویلی آگئے تھے

حمدان شاہ کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی فیضان سیڑھیوں سے اترتے ہوئے آئے

اَلسّلامُ عَلَیکُم امی جان۔۔۔۔اس نے پیچھے سے ماں کو گلے لگاتے ہوئے کہا

وَعَلَیکُم اَلسّلامُ ہٹو پیچھے دو منٹ میں چھ سال کے بچے بن جاتے ہو

انکی بات سن کر وہ مسکرا دیا۔۔۔ناشتہ تو کروادیں

اسکی بات سن کر نورین بیگم نے ملازمہ کو آواز دی

رانی چھوٹے صاحب کے لیئے ناشتہ لاو۔۔۔

آپ بتائیں آج اتنی دیر سے کیوں جاگے

بس امی کچھ کام کر رہا تھا رات میں تو سویا دیر سے تھا جبکہ حقیقت یہ تھی کہ رات کو اسکو شمائلہ کے خیالوں نے سونے نہیں دیا تھا

اور یہ بات اسے خود حیران کر رہی تھی اپنی چھبیس سالہ زندگی میں اس نے آج تک کبھی کسی لڑکی کا نہیں سوچا تھا

اچھا خیر آپ ناشتہ کر کے باباسائیں کے روم میں چلے جائیے گا انھوں نے بلایا تھا آپکو

وہ جی بہتر کہہ کر ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا اور ساتھ ساتھ اپنی کل رات کی بے خودی کو سوچ کر مسکرائے بھی جا رہا تھا

www.neweramagazine.com

—

وہ ہلکی سی دستک دے کر کمرے میں داخل ہوا

جی باباسائیں آپ نے بلایا

ہاں برخوردار آو بیٹھو۔۔۔حمدان شاہ کتاب بند کرتے ہوئے اسکی جانب متوجہ ہوئے

ہم سوچ رہے ہیں کیوں نا تمھاری اب شادی کر دی جائے ویسے بھی تمھاری عمر ہو گئی ہے

حمدان شاہ کی بات پر اس نے چونک کر سر اٹھایا

ج۔۔۔ج۔۔۔۔جی باباجی جو آپ کو بہتر لگے۔۔۔اسکی بات پر ایک نرم مسکراہٹ

انکے لبوں پر آئی جسے وہ اسکی نظروں میں آنے سے پہلے ہی چھپا گئے

کیا آپ کسی کو پسند کرتے ہیں انکی بات پر فیضان نے ایکدم سر اٹھا کر انھیں دیکھا

اگر کرتے ہیں تو بتادیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا

نہ۔۔۔نہیں باباجی جو آپکو صحیح لگے اس نے سر جھکا کر کہا

بابا سائیں جانتے تھے انکا بیٹا انکے ادب میں انکے سامنے کچھ نہیں کہے گا اس لیے انھوں نے خود ہی پوچھنے کا فیصلہ کیا کیونکہ کل رات وہ فیضان کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے پسندیدگی دیکھ چکے تھے اور وہ لڑکی بھی انھیں سیدھی سادھی پیاری لگی

شمائلہ کو بھی نہیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

انکے سوال پر اس نے انھیں حیران وپریشان نظروں سے دیکھا

اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے انھوں نے کہا بیٹے جی ہم باپ ہیں آپکے آپکی ایک ایک حرکت پر نگاہ ہوتی ہماری اور آپکی نظروں کو بھی اچھے سے سمجھتے ہیں

انکی بات سن کر وہ خفیف سا مسکرا دیا

ہاں تو اب کیا خیال ہے رشتہ لیکر جائیں انھوں نے اسے مسکراتے دیکھ کر بات کا آغاز کیا

نہیں بابا جی میں چاہتا ہوں پہلے میں بات کر لوں ان سے

چلیں جیسے آپکی مرضی لیکن بس اب جلدی سے ہمیں اچھی خبر سنائیے گا

—

آج وہ پانچ دن بعد آفس آیا تھا شمائلہ نے اسے دیکھا تو سکون کا سانس لیا وہ اس رات ڈنر کے بعد سے اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی پر وہ آفس نہیں آ رہا تھا

اسے آئے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ وہ ناک کرتی ہوئی اسکے روم میں آئی

اَلسّلامُ عَلَیْکُم سر۔۔۔۔۔ فیضان نے مسکرا کر اسکے سلام کا جواب دیا

آئی ی ئے بیٹھی ئے شمائی لہ۔۔۔۔۔ آج فیضان نے اسکے نام کے ساتھ مس نہیں لگایا تھا اور ایسا ان پانچ مہینوں میں پہلی دفعہ ہوا تھا

اچھا ہوا آپ آگ ئی یں میں بس آپکو خود بلانے والا ہی تھا در اصل مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

اسکی بات سن کر شمائی لہ نے فقط صرف سر ہلایا

دیکھیں شمائلہ آپ پانچ مہینوں سے یہاں جوب کر رہیں سب آپکے سامنے ہے اینڈ ایوری تھنگ اور میرے خیال سے اتنا عرصہ کافی ہوتا کسی کو بھی جاننے کے لی ئے

میں ابھی جو آپ سے بات کر رہا ہوں اسکا آپ مجھے سوچ سمجھ کر جواب دیجیے گا اس یقین کے ساتھ آپکی جوب پر کوئی فرق نہیں پڑے گا

میں کون ہوں کیسا ہوں کیا ہوں سب آپکی نظر میں ہے۔۔۔اس نے اتنی بات کہہ کر ایک گہری سانس لی

شمائلہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

بات یہ ہے کہ آئی لو یو اینڈ آئی وانٹ ٹو میری یو آئی ڈونٹ نو ہاو بٹ اٹس ٹرو آئی فال ان لو ود یو

میں نہیں چاہتا کہ اب ایسی فیلنگز کے ہوتے ہوئے آپ سے چھپاوں آپ سے موقع ڈھونڈ کر بات کروں یا دیکھوں میں اپنی محبت کو حلال کرنا چاہتا ہوں اسکے لیئے مجھے آپکی ضرورت ہے آپکے ساتھ کی ضرورت ہے کیا آپ دیں گی اس محبت کے سفر اس زندگی کے سفر میں میرا ساتھ۔۔۔؟؟؟میں نکاح کرنا چاہتا ہوں آپ سے

شمائلہ جو اتنی دیر سے شاک کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی اسکے آخری الفاظ سن کر اپنے آنسوں کو نہ روک پائی وہ اس شخص کے جذبات کی شدت اور انکی پاکیزگی کا اندازہ اسکے الفاظوں سے کر سکتی تھی

شمائلہ کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہیں اس نے اسے ایسے روتے ہوئے دیکھا تو بوکھلا گیا یہ پانی لیں پانی پی ئیں آپ

شمائی لہ نے صرف دو گھونٹ ہی پانی پیا

اور اپنے ہاتھ میں موجود لیٹر اور کارڈ اسکی جانب بڑھایا

فیضان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

یہ میرا ریسگنیشن لیٹر ہے میں اگلے ہفتہ جوب چھوڑ رہی ہوں مہینہ کے آخر میں شادی ہے میری اور یہ اسکا کارڈ

فیضان تو اسکی شادی کا سن کر اپنی جگہ منجمد ہو گیا

زندگی نے اس کے ساتھ کیا مذاق کیا تھا پہلی بار پہلی بار اس نے کسی لڑکی کو سوچا اسے چاہا اور وہ وہ تو کسی اور کا نصیب تھی وہ تو اسکی تھی ہی نہیں

میں آپکے جذبات کی قدر کرتی ہوں احترام کرتی ہوں پر میرے بس میں اسکے سوا کچھ نہیں ہے

مجھے آپکے جذبات کے پر خلوص ہونے پر یا آپکی نیت پر کوئی شک نہیں پر میں بے بس ہوں آپ بہت اچھے انسان ہیں میں آپکی دل سے عزت کرتی ہوں

اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ بنا اسکی طرف دیکھے روتی ہوئی اپنے روم میں آ گئی

شام کے ۶:۳۰ ہو رہے پورا آفس خالی ہو چکا تھا صرف دو نفوس ایسے تھے جو ابھی بھی بیٹھے اپنی سوچوں میں گم تھے

دونوں قسمت کے اس سنگین مذاق کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

فیضان اپنے روم کے برابر والے روم پر نظر ڈالتا جہاں وہ دشمنِ جاں بیٹھی ہوئی تھی

گلاب جیسا چہرا مرجھا چکا تھا وہ ایکدم سے اپنی چی ئی ر سے کھڑا ہوتا ہے اور اسکے روم کی جانب قدم بڑھاتا ہے

دروازے کے کھلنے کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے واپس آتی ہے

اسے دیکھتے ساتھ ہی وہ اپنی کرسی سے کھڑی ہو جاتی ہے

آج جو بھی ہوا جو بھی بولا میں نے اس کے لی ئے آئی ایم سوری۔۔۔آئی ہوپ سو کہ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہو نگی یہ آپکا لاسٹ ویک ہے اسے اچھے سے انجائے کریں یہ کمپنی آپکو یاد کرے گی اور میری خوائش ہے یہ کمپنی بھی آپکو یاد رہے۔۔۔اینڈ مینی مینی کانگراٹزولیشنس۔۔۔آئی وش یو آ ویری ویری ہیپی لائف۔۔۔وہ رو نہیں رہا

تھا وہ کیسے رو سکتا تھا وہ تو مرد تھا پر کیا مرد کے سینے میں دل نہیں ہوتا کیا جذبات نہیں ہوتے کیا محبت سے جدائی مرد کے لی ئے عذاب نہیں ہوتی۔۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی اسکے جذبات کی پاکیزگی اور اسکے درد کا احساس کرتے ہوئے رو رہی تھی تو وہ تو پھر ان جذباتوں کا مالک تھا۔۔۔وہ کیسے سہہ رہا ہو گا یہ درد، محبت سے دستبردار ہونے کا درد

ہمارے دیدۂ تر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔
کسی گہرے سمندر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

بھلے وہ چاندنی شب ہو یا فصلِ گل کی رنگینی،
میرے ہر ایک منظر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

خدا جانے کہ اب اس شغل کا انجام کیا ہو گا،
دلِ ناشاد و مضطر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

کسی لمحے اگر تم کو محبت ہو گئی مجھ سے،
سمجھ لینا مقدر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

جو صرف اور صرف اپنی ذات سے ہی پیار کرتا تھا،
سُنو۔۔! اک ایسے پتھر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

نہیں جاتی تمہارے قرب کی خوشبو نہیں جاتی،
میرے اُجڑے ہوئے گھر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

کسی صورت بھی اب یہ اشک تھم نہیں سکتے،
میری آنکھوں کے ساگر کو محبت ہو گئی تم سے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اس کا آفس میں آخری دن تھا رات میں فیضان نے اس کے لیے ڈنر رکھا تھا جس میں آفس کا سٹاف انوائیٹڈ تھا

سب لوگ بہت اداس تھے شمائلہ کی نیچر ایسی تھی کہ سب لوگ اس کے ساتھ کمفرٹیبل تھے اسکا احترام کرتے تھے

ایک ایک کر کے سب لوگ رخصت ہوتے گئے یہاں تک کہ اب صرف فیضان اور شمائلہ ہی بچے تھے

ان دونوں کی بیچ خاموشی کا ایک طویل سلسلہ قائم ہو گیا جسے شمائلہ کی آواز نے توڑا

تھینک یو سر فور دس ڈنر اس نے سر جھکا کر کہا

فیضان نے بس اسے خاموش نظروں سے دیکھا

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے گہرا سانس لیکر بات کا آغاز کیا

یہ ایک چھوٹا سا تحفہ ہے آپکے لیے مجھے اچھا لگے گا اگر آپ اسے قبول کریں گی تو شادی کا تحفہ ہی سمجھ کر کر لیں

وہ ایک نفیس سا گولڈ کا بریسلٹ تھا اسے دیکھ کر ہی اسکی قیمت کا اندازہ باخوبی ہو رہا تھا

وہ کچھ نہ بولی خاموش ہی رہی تو اس نے آگے کہا میں کوشش کروں گا آپکی شادی میں آنے کی اسکی بات سن کر اس نے چونک کر سر اٹھایا تو وہ بس مسکرا دیا

آئی یں میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں کافی رات ہو گئی ہے

وہ کچھ نہ بولی چپ چاپ اسکے پیچھے چل دی

پورا راستہ خاموشی سے گذرا تھا یہاں تک کہ اسکا گھر آ گیا

گھر کے سامنے گاڑی روک کہ وہ اس سے مخاطب ہوا شائلہ۔۔۔۔اسکی آواز پر اس نے اسے دیکھا

یہ میرا کارڈ رکھ لیں زندگی میں کبھی ضرورت ہو میری کوئی بھی بات ہو آپ بلا جھجک کچھ بھی سوچے بنا مجھ سے رابطہ کر سکتی ہیں

اینڈ آئی وش کہ جتنی اچھی آپ ہیں اتنی اچھی ہی زندگی آپ گذاریں۔۔۔اپنا ڈھیر سارا خیال رکھیئے گا

وہ جو اسے دیکھ رہی تھی اس کے خاموش ہونے پر بولی تو فقط بس اتنا ہی تھینک یو تھینک یو سو مچ فور اچ اینڈ ایوری تھینگ۔۔۔آپ بھی اپنا خیال رکھیئے گا۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔یہ بول کر وہ رکی نہیں گاڑی سے اترتی ہوئی بھاگ کر گھر میں داخل ہوئی

گاڑی میں بیٹھے ہوئے اس شخص کی آنکھیں بھی اب آنسو کا بوجھ اٹھا نہ سکیں

آنسو دونوں طرف تھے درد دونوں طرف تھا فرق بس اتنا تھا وہ اپنے درد پر رو رہا تھا اور وہ اسکے درد پر رو رہی تھی

خواب پوش آنکھوں میں،

آنسوؤں کا بھر جانا،

حسرتوں کے ساحل پر،

تتلیوں کا مر جانا،

حبس کی ہواؤں میں،

خوشیوں کا ڈر جانا،

دل کے گرم صحرا میں،

حشر ہی برپا ہونا،

درد لا دوا ہونا،

کیا بہت ضروری تھا،

اب تیرا جدا ہونا۔۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اس کی شادی تھی سکندر اسکی خالہ کا بیٹا تھا نیک اور سلجھا ہوا اور شروع سے ہی شمائلہ کو پسند کرتا تھا دو سال پہلے انکی منگنی ہوئی تھی شمائلہ کو بھی اس رشتہ سے کوئی اعتراض نہ تھا

وہ ذہن سے ساری سوچیں جھٹک کر تیار ہو رہی تھی آج اسکی زندگی کا ایک نیا آغاز تھا

شادی کا فنکشن اچھا گذرا تھا پورا اسٹاف آیا تھا آفس کا سوائے اس ایک شخص کے اور نجانے کیوں ذہن بھٹک بھٹک کر اسکی جانب جا رہا تھا

رات کے ۱ بجے رخصتی کا شور اٹھا وہ روتے ہوئے سب سے مل کر ہال سے نکل رہی تھی کہ سامنے سیاہ رنگ کی کرولا سے ٹیک لگائے کھڑا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔آخری مرتبہ

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں شمائلہ نے فوراً ہی نگاہیں جھکا لیں اب وہ کسی

www.neweramagazine.com

اور کی ہو چکی تھی وہ اب کچھ اور سوچنا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی دل کے ایک گوشہ میں کچھ جذبات تھے جو آج دفن ہو گ ئے

وہ وہیں کھڑا دور جاتی سفید کرولا کو دیکھ رہا تھا وہ دور جا چکی تھی اس سے بہت دور محبت کی یہ کہانی ادھوری رہ گ ئی تھی

تو کیا یہ طے ہے، کہ اب عمر بھر نہیں ملنا
تو پھر یہ عمر بھی کیوں، تم سے گر نہیں ملنا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کون چُپکے سے تنہائیوں میں کہتا ہے
تِرے بغیر سُکوں اب عمُر بھر نہیں ملنا

چلو زمانے کی خاطر یہ جبرُ بھی سہہ لیں
کہ اب ملے تو کبھی ٹوٹ کر نہیں ملنا

رہِ وفا کے مسافر کو کون سمجھائے

کہ اِس سفر میں کوئی ہمسفر نہیں ملنا

جُدا تو جب بھی ہوئے دِل کو یوں لگا جیسے

کہ اب گئے تو کبھی لوٹ کر نہیں ملنا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت گذرتا گیا حمدان شاہ نے جب فیضان کو گم سم رہتے دیکھا تو اسکی شادی کرنے کا فیصلہ کیا جس پر اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا

حمدان شاہ نے انکی شادی اپنے بھائی کی بیٹی فاطمہ سے کروادی شادی کے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں بیٹے کی دولت سے نوازا وہ فاطمہ سے محبت سے پیش آتے انکا خیال رکھتے وہ ایک اچھے شوہر ثابت ہوئے

شمائلہ بھی اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی یں سکندر ان سے بہت پیار کرتے تھے

زندگی دونوں کی اچھی گذر رہی تھی پر کبھی کبھی دونوں کو ماضی کی یادیں ستاتی تھیں جنھیں وہ اپنے آپکو کام میں مصروف کر کے ذہن سے جھٹک دیتے کیونکہ دونوں جانتے تھے محبت چاہے جتنی بھی خالص ہو بنا نکاح کے حرام ہوتی ہے پر یادیں یادوں کا کیا کریں وہ پوچھ کر تھوڑی آتی دل سے خیال مٹانا مشکل ہو جاتا کبھی کبھی۔۔۔

تجھ سے بچھڑے ہیں مگر عشق کہاں ختم ہوا
یہ وہ جیتی ہوئی بازی ہے جو ہاری نہ گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ہے وہ خواب جو آنکھوں سے اتارا نہ گیا
تو وہ خواہش ہے جو ہم سے کبھی ماری نہ گئی

—

بابا۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔اس نے انھیں کندھے سے پکڑ کر ہلایا

ہاں۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔ازلان کے کندھا ہلا کر اس طرح آواز دینے پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹے

بابا ہوسپٹل آگیا ہے۔۔۔۔۔۔ہوں ہاں چلو وہ ماضی کی سوچوں میں ایسا کھوئے کہ ارد گرد سے ہی بیگانہ ہو گئے

اندر جا کر انھوں نے سب سے پہلے ریسیپشن سے شمائلہ بیگم کے روم کا پتہ کرا

روم پوچھ کر ازلان اور فیضان صاحب دونوں نے اس جانب قدم بڑھائے

ارے انکل آپ السلام علیکم.....کیسے ہیں آپ پہنچانا مجھے

وعلیکم السلام جی بیٹے بالکل پہچان لیا میں الحمد للہ بالکل ٹھیک ہوں آپ کے سامنے ہوں

کیا کر رہی ہیں آپ یہاں انھوں نے دھیمی مسکان کے ساتھ اس سے پوچھا

وہ انکل میری امی ایڈمٹ ہیں۔۔۔۔۔اوہ اللہ صحت عطا کرے میں ذرا روم نمبر 6 سے ہو کر آجاوں پھر ملتا ہوں آپکی والدہ سے

ازلان اس سارے عرصہ میں خاموش کھڑا تھا وہ ابھی تک شوک میں تھا اسے یقین

نہیں آرہا تھا کہ وہ لڑکی اسکے سامنے کھڑی ہے اور ماشاءاللہ سے اتنا بول بھی رہی ہے

روم 6 تو میری امی کا ہے انکل....اسکے کہنے پر فیضان اور ازلان دونوں حیران ہوئے

جبکہ وہ بھی حیران تھی کہ اسکی امی نے جنکو فون کیا تھا وہ یہ تھے

سب سے پہلے فیضان صاحب ہوش میں آئے

تو بیٹا لیکر چلیں نا آپ ہمیں اپنی امی کے پاس

اس نے ایک نظر انھیں دیکھا اور ایک نظر ساتھ کھڑے لڑکے پر

آہ جی جی آجائیں......پھر وہ تینوں آگے پیچھے روم میں داخل ہوئے

امی اٹھیں.....امی دیکھیں کون آیا ہے حوریہ نے شمائلہ کے پاس جا کر اسے نرمی سے

اٹھایا تو انھوں نے ہلکی سی آنکھیں کھولی

سامنے کھڑے فیضان کو دیکھ کر انھیں سکون ملا

امی یہ وہی انکل ہیں جنکا میں نے آپکو بتایا تھا انھوں نے مدد کی تھی یہ ملنے آئے آپ سے

حوریہ باہر جاو آپ انھیں نے نقاہت سے ڈوبی ہوئی آواز میں کہا

انکی بات سن کر وہ چپ چاپ نظریں جھکائے روم سے چل دی

ازلان کو اسکی اس معصوم ادا پر اتنا پیار آیا

ازلان بیٹا آپ بھی جایئے .....

ازلان جو اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا فیضان صاحب کی بات سن کر خود بھی چپ چاپ نکل گیا

حوریہ باہر آکر کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ ازلان وہیں سائڈ پر کھڑا ہو گیا

اسکی نظریں حوریہ پر تھیں جو پریشان لگ رہی تھی اتنی دیر میں اسے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس نے اسے پہچانا نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہیں آپ..... فیضان صاحب کی آواز نے خاموشی کو توڑا

شمائلہ بیگم نے گہرا سانس لے کر بات کا آغاز کیا

مجھے کینسر ہے لاسٹ سٹیج پر ہوں میں .....

انکی بات سب کر فیضان صاحب سکتے میں آ گئے

بھلا انہوں نے کب ایسا سوچا تھا کہ وہ اس حالت میں دوبارہ ان سے ملیں گی

سکندر کا تین سال پہلے ہی انتقال ہو گیا میرے علاوہ میری بچی کا اس دنیا میں کوئی بھی

نہیں اب میرا وقت بھی آگیا ہے وہ اکیلی ہو جائے گی

وہ بہت معصوم اور ڈرپوک ہے وہ اکیلے مقابلہ نہیں کر پائے گی اس دنیا کا

میں سوچ رہی تھی کیا ہو گا اسکا میرے بعد کوئی بھی رشتہ تو نہیں ہے اسکے پاس

کس پر اعتبار کر کے اسے تنہا اس دنیا میں چھوڑ کر جاوں

دل دماغ دونوں نے ایک ہی نام لیا

مجھے معلوم ہے میں خود غرض ہو رہی ہوں پر کیا کروں مجبوری ہے

صرف ایک آپ ہیں جو مدد کر سکتے اگر مجھے کچھ بھی ہو جائے تو حوریہ کی ذمہ داری آپکی

ہے

میری آخری التجا سمجھ لیں اسے

انکی بات پر وہ تڑپ اٹھے

حوریہ آج سے میری بیٹی ہے اسکی ذمہ داری فرض ہے مجھ پر آپکو التجا کرنے کی

ضرورت نہیں

فیضان صاحب نے بڑی مشکل سے آنسو روک کر الفاظ ادا کیے

آپ آرام کریں...... نہیں حوریہ اسکو بلا دیں

شمائلہ کی بات سن کر وہ باہر آئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حوریہ بیٹے آجاو اندر انکی بات سن کر وہ فوراً سے اٹھی اور اپنے قدم روم کی جانب بڑھا دیئے ازلان بھی پیچھے پیچھے آگیا

امی.......اس نے شمائلہ کا ہاتھ تھام لیا

انھوں نے آنکھیں کھولی اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے ہاتھ پر رکھا

حوریہ انکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اچھے سے محسوس کر رہی تھی

بیٹا میرا وقت آگیا ہے میری بات غور سے سنو میں نہیں رہوں گی تو انکل کی ہر بات ماننی ہے کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے میری روح کو تکلیف پہنچے پھر انھوں نے اپنے کمزور ہاتھ سے بریسلٹ اتار کر اسکے ہاتھ میں پہنایا اسے سنبھال کر رکھنا

فیضان صاحب اس بریسلٹ کو پہچان گئے تھے

آپ بھی اسے معاف کر دیجیے گا اگر اس سے غلطی ہو جائے

فیضان صاحب نم آنکھوں سے انھیں دیکھ رہے تھے وہ بے بس تھے اب کچھ نہیں کر سکتے تھے ورنہ انکے لئے اس حالت میں انھیں دیکھنا کتنا تکلیف دہ تھا

حوریہ انکی باتیں سن کر روتے ہوئے کمرے سے نکل گئ اس میں ہمت نہیں تھی اپنی ماں کو کھونے کی

وہ باہر بینچ پر بیٹھی مستقل روئے جارہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان بھی اسکے پیچھے باہر آگیا تھا

لیکن اب اسے مستقل روتا ہوا نہیں دیکھ پا رہا تھا

رو رو کر اسکی آنکھوں میں لال ڈوریں پڑ چکی تھیں

سفید یونیفارم میں موجود لڑکی کپکپاتے لب سرخ ناک سوجی ہوئی آنکھیں اسکو دیکھ کر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کری

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ بھی ہو میں تو الزام تمھیں ہی دوں گا

تم معصوم ہو مگر یہ تمھاری آنکھیں .....

حوریہ رونا بند کریں..... آواز پر اس نے سر اٹھا کر خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا

آپ نے سنا امی نے کیا کہا آپ انھیں بولیں نا وہ ایسا نہ کریں مجھے دیکھیں میں اکیلی ہو جاوں مجھے اکلیے میں ڈر لگتا آپ انھیں بولیں نا

وہ اس وقت اپنے حواس میں نہیں لگ رہی تھی ورنہ ازلان جانتا تھا وہ کبھی اس سے یہ

سب نہ بولتی اس نے اسے کندھے سے تھام لیا

شش......میں ہوں آپکے پاس میں بولوں گا آنٹی کو آپ پریشان نہ ہوں وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ وہ ہوش و ہواس سے بے گانہ ہو کر اسکی بانہوں میں جھول گئ

—

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمرے میں بیٹھی خاموشی سے دیوار کو دیکھ رہی تھی

حوریہ چلو باہر آنٹی کو آخری دفعہ دیکھ لو پھر سب لے جائیں گے انھیں

سحرش کی بات پر اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا اور کھڑی ہو گئ

سھرش نے اسے لا کر جنازہ کے پاس بٹھایا پر پھر بھی اسکے منہ سے ایک لفظ نہ نکلا نہ ہی آنکھ سے آنسو

تھوڑی دیر بعد ازلان اور کچھ لوگ آئے

ازلان نے جب جب اسکی حالت دیکھی تو اسکا دل کٹ گیا یونیفارم میں ملبوس بکھرے

بال خالی آنکھیں سوکھے ہوئے وہ زیادہ دیر اسے دیکھ نہ پایا

جنازہ بھی چلا گیا لیکن وہ ویسی کی ویسی بیٹھی رہی

سحرش نے ہر ممکن کوشش کر لی کہ اسکا سکتہ ٹوٹے وہ روئے اسکے دل کا غبار نکلے پر

سب لاحاصل .....

ازلان جو ابھی قبرستان سے لوٹا تھا اسکو اس حالت میں دیکھ کر اپنے آنسو کو نکلنے سے

بمشکل ہی روک پایا کیونکہ اس وقت اسے کمزور نہیں ہونا تھا اگر وہ کمزور ہو جاتا تو اسے

کون سنبھالتا

کہتے ہیں کہ مرد بہت مضبوط ہوتا ہے لیکن جب بات ان لوگوں پر آجاتی ہے جن سے وہ

محبت کرتا ہے تو پھر اس سے زیادہ کمزور کوئی نہیں.......یہاں بھی بات حوریہ سکندر

کی تھی جس سے ازلان شاہ کو پہلی نظر میں محبت ہوئی تھی یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس

سے چودہ سال چھوٹی ہے.....پر محبت عمر کب دیکھتی یہ تو ہر ظاہری چیز سے بے نیاز

ہوتی ہے... یہ محبت ہی تو تھی جس نے اس جیسے پتھر دل رکھنے والے انسان کو موم کر

دیا تھا....ہاں ازلان شاہ جو لڑکیوں میں stone hearted کے نام سے مشہور

تھا وہ موم ہو گیا تھا حوریہ سکندر کے لیے..

اس نے سحرش کا ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا اور خود آکر حوریہ کے قدموں میں بیٹھ

گیا

تمھیں پتہ ہے شمائلہ آنٹی کا انتقال ہو گیا ہے نہیں ہیں اب وہ ہمارے بیچ چلی گئیں تمھیں چھوڑ کر دیکھو رہ گئی تم اکیلے ہوش میں آو اس طرح بار بار انکار کرنے سے حقیقت نہیں بدلے گی ازلان نے حوریہ کو بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا

ایک......دو...... تین......اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنا شروع ہوئے اسکے آنسوؤں کو دیکھ کر اس نے گہرا سانس لیا بیشک اسے تکلیف ہو رہی تھی اسمو روتا ہوا دیکھ کر پر ابھی یہ ضروری تھا

نہیں آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں میری امی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا انکو پتہ ہے میں اکیلی نہیں رہ سکتی آپ برے ہیں آپ جھوٹ بولتے ہیں جائیں یہاں سے جائیں وہ روتے روتے چیخنے لگی

ازلان نے اسکے روتے ہوئے وجود کو اپنے سینے میں بھینچ لیا

آج انتقال کو دو دن ہو گئے تھے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا پر وہ خاموش ہو گئ تھی

یہ سحرش کی باتوں کا ہی اثر تھا جو وہ آج کافی حد تک نارمل تھی

کل شام جب وہ کھانا لیکر آئ تو حوریہ نے انکار کرنا چاہا

حوریہ دیکھو اگر تم اس طرح کرو گی تو آنٹی کی روح کو تکلیف پہنچے گی کیا تم چاہتی ہو وہ بے چین رہیں اس طرح کرنے سے وہ واپس تع نہیں آجائیں گی نا تم انکے لئے دعا کرو

سحرش کی باتیں اسکے دل کو لگیں تھیں اسلئے اب وہ چپ چاپ سب کی مان رہی تھی

آج وہ فیضان صاحب کے ساتھ انکے گھر جانے والی تھی سحرش اسکی پیکنگ کر رہی تھی

وہاں سب کیسے ہونگے میں تو کبھی اکیلی بھی نہیں رہی وہ بھی نئے لوگوں میں اسکا دل پریشان ہو رہا تھا وہ انھیں سوچوں میں گم تھی کہ باہر سے ہارن کی آواز آئ

حوریہ چلو اٹھو وہ لوگ آ گئے ہیں

حوریہ نے گھر کا ایک ایک کونہ دیکھا اور باہر آ گئ اس وقت اس نے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روکا تھا

حوریہ آ کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئ ازلان ڈرائیونگ سیٹ پر جبکہ فیضان صاحب

اسکی برابر کی دیٹ پر براجمان تھے

کیسی ہو حوریہ بیٹا .....

الحمداللہ ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے

بہتر ہوں بچے..... شائلہ کی موت نے حوریہ کے علاوہ فیضان صاحب کی طبیعت پر بھی بہت اثر کیا تھا

اسکے بعد گاڑی میں خاموشی چھاگئی

حوریہ نے بھی سر سیٹ سے لگا کر آنکھیں موند لیں

ازلان نے بیک ویو مر ریسیٹ کرکے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیا

کچھ دیر کے سفر کے بعد گاڑی ایک عالیشان بنگلہ کے سامنے رکی

تینوں نفوس نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے

راہداری سے گذرتے ہوئے حوریہ کی نظر وسیع وعریض لان کی طرف پڑی جس میں گلاب کے مختلف پھول تھے

اتنی خوبصورتی دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر جم سی گئی

ازلان جو ملازم کو سامان اندر لانے کا حکم دے کر آرہا تھا اسکو باہر کھڑا دیکھ کر حیران ہوا لیکن اسکی نظروں کا ارتکاز محسوس کرکے جب وہ لان کی جانب دیکھا تو مسکرا دیا

وہ سمجھ گیا تھا اسے لان کی خوبصورتی نے مبہوت کر دیا ہے

وہ نجانے کتنی دیر یونہی کھڑی رہتی کہ ازلان کی آواز نے اسے متوجہ کیا

آئیں اندر چلیں سب انتظار کر رہے .....

اس دن کے واقعہ کے بعد یہ پہلی بات تھی جو انکے درمیان ہوئی

وہ سر اثبات میں ہلا کر اسکے پیچھے چل دی

فیضان صاحب نے پہلے ہی فاطمہ بیگم کو حوریہ کی آمد کا بتادیا تھا کہ وہ انکے مرحوم دوست کی بیٹی ہے

فاطمہ بیگم فطرتاً سیدھی سادھی خاتون تھیں انکو بھلا اس بات پر کیا اعتراض ہونا تھا

انھوں نے بہت خوشدلی سے اس کا استقبال کیا

گھر میں فلحال فیضان فاطمہ اور ازلان کے سوا کوئی نہیں تھا

فاطمہ بیگم نے اس کو کمرہ دکھایا

بیٹا آپ تھوڑی دیر آرام کر لو دوپہر میں ملاقات ہوتی

جی ٹھیک... اتنا کہہ کر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا

فاطمہ بیگم کے جانے کے بعد اس نے کمرہ کا جائزہ لیا

یہ ایک بہت بڑا کشادہ کمرہ تھا جسکی والز پر لائٹ پنک کلر کا پینٹ ہوا تھا اسی رنگ کے

پردے چاروں طرف لگے ہوئے تھے

بیچ میں گول شکل کا پنم کلر ہی بیڈ تھا جس پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی اور پنک کمفرٹر تھا

رائیٹ سائیڈ پر پنک ڈریسنگ ٹیبل رکھا ہوا تھا جس پر ضرورت کی ہر شئے موجود تھی

وہ تو اس خوبصورت کمرہ کو دیکھ کر سکتے میں آ گئی تھی

بلاشبہ یہ کمرہ کسی کا بھی لڑکی کے خوابوں کا کمرہ ہو سکتا تھا

حوریہ کو اپنا بچپن کا زمانہ یاد آیا

بابا میرا روم پنک کلر کا ہو گا وہ سکندر کی گود میں بیٹھی انکے بالوں سے کھیلتی ہوئی کہہ رہی تھی

اوکے بابا کی جان پنک کلر کا ہی ہو گا میری بیٹی کا روم

سکندر کی بات سن کر اس نے چٹاچٹ انکے دونوں گالوں پر بوسہ لیا

وہ نا جانے کتنی دیر اور ماضی کے خیالوں میں گم رہتی لیکن دروازے کے کھٹکے پر وہ حال میں واپس لوٹی اور ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کری

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ملازمہ جوس کا گلاس ہاتھوں میں لیئے کھڑی تھی

بی بی جی یہ بیگم صاحبہ نے بھجوایا ہے کہہ رہی ہیں یہ پی کر آرام کر لیجیے گا

جی اچھا..... یہ رکھ دیں آپ یہاں میں پی لوں گی

ملازمہ کے جانے کے بعد اس نے وضو کر کے نماز ادا کی پھر بستر پر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئی

زندگی کس موڑ پر لے آئی ہے..... کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اپنا گھر چھوڑنا پڑے گا دنیا میں تنہا ہو جاؤں.... وہ لڑکی جو کبھی عجنبی لوگوں سے بات کرنے سے بھی گھبراتی تھی آج عجنبی لوگوں کے درمیان ہی رہ رہی ہے .....

انہی سوچوں میں گم وہ نا جانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی آنکھ عجیب سے شور سے کھلی تھی

وہ ابھی نیم غنودگی میں تھی کہ آواز پھر سے تیز ہونے لگیں

بالآخر اس نے اپنی تمام ہمت جمع کر کے آنکھیں کھولیں

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا

اسکا ذہن آہستہ آہستہ بیدار ہونا شروع ہوا تو اسے صبح کا واقعہ یاد آیا

آواز آنا اب بند ہو چکیں تھیں

وہ اٹھی اور اندھیرے میں سوئچ بورڈ تلاشنے لگی

تھوڑی دیر کی جدوجہد کے بعد وہ کامیاب ہو گئی

اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو رات کے 8 بج رہے تھے

اففففففففف میں اتنی دیر سو گئی اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنے آپ سے کہا

سب کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں کیسی لڑکی ہوں میں

ایسے ہی اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے وہ فریش ہوئی بال بنائے اور کپڑوں پر موجود شکن درست کری اور سر پر ڈوپٹہ لیتی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئی

وہ ابھی چند سیڑھیاں اتری تھی کہ اسے بہت سی آوازیں سنائی دیں

آخری قدم رکھتے ہوئے ہی اسے لاونج میں بہت سے افراد نظر آئے جس میں سے سوائے فاطمہ بیگم اور فیضان صاحب کے سارے چہرے ہی نئے تھے

ارےےےےے حور یہ بیٹا آو نا وہاں کیوں کھڑی ہوئی ہو..... فاطمہ بیگم کی جیسے ہی اس پر نظر پڑی انہوں نے پیار سے اسے بلایا

السلام علیکم.... سب کی نظر اپنے آپ پر محسوس کر کے اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا

سوری میں بہت دیر تک سو گئی..... سلام کے بعد وہ فاطمہ بیگم سے مخاطب ہوئی

ارے نہیں بیٹا اچھا ہے نا تم فریش ہو گئ ...

ہاں اب ہم رات کو موو ی دیکھیں گے.... یہ کہنے والی علیزے تھی

ایویں میں موو ی دیکھیں گے ہم رات کو کارڈز کھیلیں گے..... جزلان جس کا فرض تھا

علیزے کی ہر بات سے اختلاف کرنا وہ یہاں کیسے خاموش رہ سکتا تھا

موو ی دیکھیں گے.......کارڈز کھیلیں گے...... موو ی.....کارڈز......

موو ی......کارڈز ....

حوریہ کبھی علیزے کو دیکھتی تو کبھی جزلان کو جو ایک دوسرے کے مشورے سے

اختلاف کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو کشن کی مار سے بھی نوز رہے تھے

چپ........فاطمہ بیگم کی ڈھار پر دونوں کی زبان کو بریک لگا

کوئی تمیز ہے تم لوگوں میں بچی کو آج گھر میں پہلا دن ہے اور تم لوگ اسکو اپنا جنگلیوں

والا انداز دکھا کر اسکا استقبال کر رہے ہو

طٰہٰ جو پہلے ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر ہنس رہا تھا فاطمہ بیگم کے چیخنے پر اس نے اپنی ہنسی کو

www.neweramagazine.com

کنٹرول کر الیکن اب یہ جنگلی والا جملہ سن کر اپنا قہقہہ نہ روک پایا

ساتھ میں حوریہ نے بھی اپنی مسکراہٹ سر جھکا کر چھپائی

اپنی اتنی بے عزتی پر وہ دونوں ہی اپنا اتنا سا منہ لیکر رہ گئے

ارے بچوں تعارف تو کرواو تم لوگ سب اپنا.... فیضان صاحب نے فوراً سے معاملہ رفع دفع کیا

ہاں ہاں اور یہ نیک کام میں کروں گا طٰہٰ نے فوراً اپنی اینٹری ماری

فاطمہ بیگم سب کو گھورتی ہوئی کیچن میں چلی گئی تھیں جبکہ فیضان صاحب مسکراتے ہوئے اٹھ کر مسجد چلے گئے اب لاونج میں صرف ینگ پارٹی موجود تھی

ہاں تو آغاز کرتے ہیں اس گھر کے سب سے چھوٹے بچے سے..... میں بچہ نہیں ہوں.... اوئے چپ کر میں کروا رہا ہوں نا تعارف اب آواز نہ آئے تیری ....

طٰہٰ نے اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

ہاں تو جی میں کہہ رہا تھا یہ سب سے چھوٹے ہیں پر افسوس لاڈلے نہیں ہیں.... اس سے پہلے جزلان پھر سے چینختا طٰہٰ نے اسکی گردن دبوچ لی.... تو اس گھر کے چھوٹے کا نام ہے جزلان شاہ ....

اب اس گھر کے دوسرے پیس پر آتے ہیں

میں اپنا تعارف خود کرواں گی....اس سے پہلے طٰہٰ کچھ اور گوہر افشانی کرتا علیزے بول پڑی

نانا ایسے کیسے خود کرواو گی ہم کس لیے ہیں یہاں چپ کر کے بیٹھو

طٰہٰ کی گھوری سے نوازنے پر وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی جبکہ وہ اپنی مسکراہٹ کو دباتا حوریہ کی جانب متوجہ ہوا

جی تو میں کہہ رہا تھا یہ جو لڑاکا جنگلی بلی سڑی ہوئ بھنڈی یہاں بیٹھی ہوئی ہے انکا نام ہے علیزے شاہ جو کہ حادثاتی طور پر میری منگیتر بھی ہیں

اب کی بار علیزے نے خونخوار نظر سے طٰہٰ کو گھورا جسے اس نے بڑے مزے سے نظر انداز کیا

اب آتی ہے باری میری اپنے بارے میں میں کیا بتاؤں تھوڑا معصوم تھوڑا شرارتی تھوڑا ہینڈ سم تھوڑا جینیس اور اچھا خاصا پیارا انسان ہوں میں

استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ابھی وہ ابھی آگے کچھ اور کہتا کہ اس سے پہلے جزلان اور علیزے دونوں کے الفاظ نے اسکی زبان کو بریک لگایا

اوہ ہو جیلس پیپلز....تو اس ہینڈ سم سے بندے کا نام ہے طٰہٰ شاہ ہے

طٰہٰ کے ایسے تعارف پر اس نے اپنی مسکراہٹ دانتوں میں دبائی

اوہ یہ میرا بھائی کیا صحیح ٹائم پر اینٹری ماری ہے ایویں تو میں تجھے ہیرو نہیں کہتا

ہاں تو حوریہ یہ جو آدمی تمھارے سامنے کھڑا ہے نا یہ اس گھر کا سب سے بڑا پیس ہے

اسکی شان میں میں کیا کہوں اسکے ساتھ گھر سے نکل کر دیکھو ایسی لڑکیوں کی لائن لگ

جاتی ہے اسکے آگے پیچھے جیسے لڑکا نہ ہو لان کا برینڈ ہو

حوریہ جو ازلان کو دیکھ کر تھوڑی گھبراہٹ کا شکار ہو گئی تھی لیکن طہٰ کا تعارف سن کر

اسکا بے ساختہ قہقہہ چھوٹ گیا جبکہ ازلان تو اسکے چہرے پر بکھرے رنگ دیکھ کر ہی

اپنی جگہ پر جم گیا

حوریہ نے جب ازلان کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تو فوراً سے اسکے ہنستے ہوئے لب

سکڑ گئے

جبکہ ازلان نے طہٰ کو ایک زبردست گھوری سے نوازا

جس پہ طہٰ فوراً تمیز کے دائرے میں آیا

ازلان وہ واحد بندہ تھا جس کے سامنے طہٰ شرافت کے دائرے میں رہنے کی کوشش

کرتا وہ الگ بات ہے کہ اس کوشش میں مکمل کامیاب وہ پھر بھی نہ ہو پاتا تھا

حوریہ ڈیئر میرا مطلب تھا کہ اب میرا بھائی ہے ہی اتنا ہینڈسم کہ ہر لڑکی اس پر فدا ہے

پر ہائے اسکی شرافت یہ لڑکیوں کو گھاس ہی نہیں ڈالتا ایٹیٹیوڈ بھئی ایٹیٹیوڈ صحیح بات

ہے خدا جب حسن دیتا ہے تو ایٹیٹیوڈ آ ہی جاتا ہے اسکی بکواس سن کر ازلان گہری سانس لے کر رہ گیا وہ جانتا تھا اب اس کی چلتی زبان کو روکا نہیں جا سکتا تھا وہ موبائل میں مصروف ہو گیا جبکہ حوریہ نے ازلان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو دیکھتی رہ گئی سلکی گھنے سیاہ بال جو جیل سے ایک سائیڈ پر سیٹ کیے گئے تھے..... عنابی ہونٹ گھنی مونچھوں اور داڑھی میں چھپے ہوئے تھے...... وائٹ شرٹ بلیک پینٹ میں ملبوس... ایک شانے پر کوٹ رکھا ہوا تھا..... ٹائی کی نوٹ ڈھیلی ہو چکی تھی..... وہ کسی ریاست کا مغرور شہزادہ لگ رہا تھا..... کھڑی ستواں ناک پر موجود ذہانت سے چمکتی پر اسرار ہیزل گرین آنکھیں اس وقت جھک کر موبائل پر مرکوز تھیں..... بلاشبہ وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا.... اسے ایک دفعہ دیکھ کر نظریں پلٹنا واقعی ایک بہت مشکل کام تھا .....

حوریہ علیزے کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہو گئی

ازلان بے شک موبائل پر مصروف تھا لیکن وہ حوریہ کی نگاہوں کی بے خودی اپنے اوپر محسوس کر چکا تھا اور آج اسے پہلی بار کسی کا اپنی طرف ایسے دیکھنا اچھا لگا تھا

اس نے ایک بھرپور نظر حوریہ پر ڈالی جو اب علیزے سے باتوں میں مصروف تھی

حور......ازلان کی آواز پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

اس سے پہلے حوریہ اسکو جواب دیتی طٰہٰ بول پڑا

حور کون حور.... یہاں کوئی حور نہیں ہے بھئی... تم دنیا میں ہو جنت میں نہیں.....

جنت میں ملیں گی حوریں وہ بھی چالیس..... ہائے ئے ئے سوچ میرے بھائی کتنے

مزے آئیں گے.... اسکی بکواس سن کر علیزے کا دل کیا سر دیوار پر دے مارے پر اپنا

نہیں اسکا جبکہ حوریہ ہونک بنی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ ہوا کیا ہے آخر

میں حوریہ سے مخاطب ہوں ازلان نے دانت پیس کر کہا

اوہ اچھاااااااا چھااااا تو یوں کہہ نا میرے بھائی..... اس نے اچھا کو لمبا کرتے ہوئے کہا

ویسے اچھا نک نیم ہے حور.... اسکی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

ویسے بہنا ذرا چہرے کا دیدار تو کرواو..... طٰہٰ حوریہ کو غور سے دیکھنے لگا

ہاں حور کہا جا سکتا ہے تمھیں اچھی ہو پیاری ہو

طٰہٰ کی بات پر وہ جھینپ گئی

ازلان نے اسکا جائزہ لیا .....

لمبے سیاہ سلکی بال جو کمر تک آرہے تھے.... سر پر شفون کا سوٹ کے ساتھ کا ڈوپٹہ لیے

ہوئی تھی جو بار بار ڈھلک رہا تھا...... بڑی بڑی بھوری آنکھیں جن میں کسی کا دل بھی

آرام سے ڈوب سکتا تھا..... چھوٹی سی ناک..... باریک عنابی ہونٹ...... وہ

معصومیت اور حسن کا پیکر تھی....اسے حور کہنا واقعی غلط نہ تھا وہ حوروں جیسا حسن ہی رکھتی تھی....

طٰہ نے جب اسے حور کو اتنی دیر تک صرف گھورتے پایا تو اس کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی

بول بھی دے بھائی یا نظروں سے ہی کھا جائے گا

طٰہ کی بات پر وہ ہوش میں آیا حوریہ کو دیکھا جو اس کے مستقل گھورنے پر گھبرا چکی تھی

ایک غصہ بھری نگاہ طٰہ پر ڈالتے ہوئے وہ بنا کچھ کہے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

وہ ابھی واشروم سے نکلا تھا سامنے طٰہ کو بیڈ پر لیٹے دیکھ کر وہ فوراً اس پر جھپٹا

ارےےے ارےےے اووو بھئی کیا بگاڑا ہے میں نے تیرا کیوں مجھ معصوم پر قاتلانہ حملہ کر کے جیل جانا چاہتا ہے اور اپنی بہن کو بھی شادی سے پہلے بیوہ کرنا چاہتا ہے

سالے....ازلان نے اسکی گردن دبوچ لی ....

ارے ارے ایک تو اتنے بڑے تم ایویں ہو گئے ہو میری جان میں نہیں تم کو میرے ہونے والے سالے

ابے چل.....یہ بکواس کیوں کر رہا تھا باہر ازلان نے اسے گھورتے ہوئے کہا

کونسی بکواس کس نے کی بکواس کب کی یہ بکواس..... طٰہٰ کے ایسے انجان بننے پر اس نے اسے وارننگ دیتی نظروں سے گھورا

ارے ے ے بھائی میں تو تیرے ہی فائدہ کے لیے کہہ رہا تھا اچھا ہے نا ابھی سے خبر دار کر دیا اب آگے بھی تمھیں تنگ نہیں کرے گی ویسے بھی معصوم سی ہے.....اس نے پہلی بات ازلان کو آنکھ مارتے ہوئے جبکہ دوسری بات سنجیدگی سے کہی

جاہل انسان تجھے کس نے کہا تھا اوور سمارٹ بننے کے لیے تجھے پتہ ہے یہ وہی لڑکی ہے جو اس دن کالج میں نظر آئی تھی

واٹ.....ازلان کی بات سنتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

یہ کیسے ہوا.... قسمت بیٹا قسمت جب محبت سچی ہو نا تو پھر راستے پیدا ہو ہی جاتے

آر یو سیر یس ازلان مزاق سے ہٹ کر وہ سترہ سال کی لڑکی ہے اور تم اکتیس سال کے ایڈجسٹ کیسے کرو گے

محبت کروالے گی اور میں کونسا ابھی شادی کر رہا ہوں

اسکی بات سمجھتے ہوئے طٰہٰ نے سر ہلا دیا

اور واپس اسے چھیڑنے لگا

جس پر ازلان سر پکڑ کر رہ گیا

یو نو واٹ میری غلطی ہے میں نے تمھیں باقی لوگوں کی طرح لمٹ میں نہیں رکھا

کوئی بات نہیں جگر بڑے بڑے شہروں میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں

اففففففففف...اسے واقعی کبھی کبھی طٰہٰ کو اتنا فری کروانے پر افسوس ہوتا تھا ...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور یہ بیٹا یہ چائے ذرا ازلان کو دے آو روم میں

آنٹی میں اس نے حیرت سے فاطمہ بیگم کو دیکھا

ہاں بیٹا ابھی کوئی نہیں ہے اس لیے پلیز آپ دے آو

اسے فاطمہ بیگم کو ایسے ریکیوسٹ کرتے دیکھ کر شرمندگی ہو رہی تھی

اسلیے اس نے مسکراتے ہوئے کپ ان سے لے لیا ارے آنٹی کوئی مسئلہ نہیں

لیکن در حقیقت وہی جانتی تھی کہ کتنا بڑا مسئلہ ہے لیکن خیر اس نے دل ہی دل میں خود کو تسلی دی کہ کپ رکھ کر فوراً ہی آجائے گی اور ویسے بھی وہ انسان ہیں کونسا مجھے کھا جائیں گے

اسے یہاں آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور اب وہ سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی سوائے ازلان کے اسے ازلان سے ناجانے کیوں ڈر لگتا تھا یہاں تک کہ وہ اس کے سامنے جانے سے بھی گریز کرتی تھی اور یہ بات ازلان کے سوا گھر کے باقی افراد نے بھی محسوس کی تھی پر سب کا خیال تھا وقت کے ساتھ وہ اس کے ساتھ بھی گھل مل جائے گی ....

دروازے پر پہنچ کر اس نے دستک دی ....

آجائیں.... ازلان کی آواز پر اس نے اپنے 240 کی رفتار سے دھڑکتے ننھے سے دل کو تسلی دی اور دروازہ کی ناب گھمایا

دروازے کے کھلنے پر ازلان نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حوریہ کو دیکھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا

وہ سر جھکا کر قدم آگے بڑھاتی آئی سائیڈ ٹیبل پر کپ رکھا

وہ آنٹی نے آپکی چائے بھجوائی ہے آپ پی لیجیے گا

اتنا کہہ کر وہ بنا اسکا جواب سنے یا اسکی جانب دیکھے واپس جانے کے لیے مڑ گئ

ازلان جو اتنی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے چہرے کے اتار چڑھاو اور ہاتھوں کی لرزش سے اسے اسکی گھبراہٹ کا اندازہ اچھے سے ہو چکا تھا اور وہ اب اسکے ایسے فرار ہونے کے رد عمل کا ہی منتظر تھا

حور......اپنے نام کی پکار سن کر اس کے بڑھتے قدموں کو بریک لگا

جی....اس نے وہیں کھڑے کھڑے بنا پلٹے اسے جواب دیا

واپس ادھر آؤ.....

اسکی بات پر اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکی جانب آئی

وہ چپ چاپ نظریں جھکائے اسکے سامنے کھڑی تھی البتہ انگلیوں کو ہاتھوں کی وہ ضرور بلاوجہ چٹکائے جا رہی تھی ازلان اسکے چہرے اور ہر عمل سے اسکی گھبراہٹ کا اندازہ بخوبی لگا سکتا تھا

کیسی ہو.....؟؟اس نے بنا کچھ کہے گردن ہلا کر جواب دیا

کوئی مسئلہ تو نہیں ہے یہاں....؟؟اب کی بار پھر اس نے بنا کچھ کہے صرف گردن ہلا کر جواب دیا

ازلان نے اس کی اس حرکت پر اپنی مسکراہٹ چھپائی..... صحیح سے کھڑی رہو.....

ازلان کی بات پر اس نے چونک کر سر اٹھایا

تو ازلان نے آنکھوں سے اسکے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا

اس نے جب ازلان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو شرمندہ ہو کر ہاتھ چھوڑ کر دیے

ازلان کو اس کی اس ادا پر بہت پیار آیا

کیوں ظلم کر رہی تھیں انگلیوں پر....ازلان نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا

اس نے سر جھکائے جھکائے نفی میں سر ہلایا

منہ سے کچھ جواب دینا وہ بھی ازلان کے سامنے اسکے لیے بہت مشکل تھا

کوئی چیز چاہیے اس بار ازلان اصل مدعا پر آیا

اس نے ناسمجھی سے ازلان کی طرف دیکھا

کسی چیز کی ضرورت ہو کچھ چاہیے تو بتادیا کرنا مجھے ورنہ علیزے امی یا جس کے ساتھ بھی تم کمفرٹیبل ہو

حوریہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

اب میں جاوں....؟؟ یہ پہلے الفاظ تھے جو اس کے منہ سے نکلے تھے اور وہ بھی وہاں سے فرار ہونے کے لیے

ازلان نے گہری سانس لی....ہاں جاو

اور وہ تو جیسے بس یہی سننے کی منتظر تھی فوراً سے قدم دروازے کی جانب بڑھا دیئے

رکو حور......وہ ابھی دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ ازلان کی آواز نے اسکے بڑھتے ہوئے قدموں کو بریک لگایا

وہ چلتا ہوا اسکے سامنے آیا ....

اتنا ڈرتی کیوں ہو مجھ سے....ازلان کی بات پر اس نے سر اٹھایا لیکن ایک منٹ کے لئے بھی وہ اس کی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی اور واپس سر جھکا لیا

نہ......نہیں ....نہیں تو ......

اب کی بار وہ بنا اسکی طرف دیکھے اسکی کچھ سنے ہی وہاں سے نکلتی چلی گئی

ازلان نے ایک افسوس بھری نگاہ اسکی پشت پر ڈالی اور چائے پینے لگا

ازلان شاہ جو دلوں کو تسخیر کر لیتا تھا جسکے کچھ میٹھے بول ہی لڑکیوں کے ہوش اڑا دیتے تھے پر وہ سب کو ایک حد میں رکھتا تھا لیکن اس دفعہ معاملہ الٹا تھا اسے محبت ہوئی تو اس

لڑکی سے جو اس سے اتنا گھبراتی تھی کہ بات کرنا تو دور وہ اسکی موجودگی میں منظر سے غائب ہونے کی کوشش کرتی تھی ....

وہ بزنس کی دنیا میں روز دس قدم آگے بڑھتا ہوا شخص ایک گھبرائی شرمائی اور زیرو کانفیڈینس والی لڑکی پر دل ہار بیٹھا تھا... اس بار ایک سترہ سال کی لڑکی نے اسکے ہوش اڑا دیئے تھے ....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی کچھ سوچ کے لکھنا
کبھی کچھ سوچ کے پڑھنا
یہ ناممکن سی کوشش ہے
محبت سوچ کے کرنا تم
کسی کا دلربا چہرا
کسی کی دلنشیں آنکھیں
کہ جسکے نام پر جینا
اسی کے نام پر مرنا

یہ ناممکن سی کوشش ہے

محبت سوچ کر کرنا تم...

آج ہفتہ تھا کل چھٹی ہونے کی وجہ سے پورا گھرا ابھی تک جاگ رہا تھے

سب لاونج میں موجود تھے ایک کونے پر علیزے طٰہٰ جزلان اور حوریہ بیٹھے لوڈو کھیل رہے تھے

حوریہ کی نمبر ہر باری میں اچھے آ رہے تھے اور ان سب میں وہ جیت رہی تھی

ازلان بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا بظاہر تو وہ موبائل میں مصروف تھا پر اسکی پوری توجہ حوریہ پر تھی

وہ وقفے وقفے سے اسکے خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے پر نظر ڈال رہا تھا

ازلان کی یہ حرکت طٰہٰ کی نظروں سے اوجھل نہ رہ سکی اور اسے تو اب تنگ کرنے کا

موقع مل گیا تھا اسکے سوا اسے اور چاہیئے بھی کیا تھا

یہ لیں آپ واپس گھر جائیں..... حوریہ نے طٰہٰ کی پکی گوٹھ کو پیٹا اور اسے تنگ کرنا نہ بھولی اتنی دیر سے وہ ہر طٰہٰ گوٹھ پیٹ رہی تھی

اےےےےےےے..... حورررررر ....

طٰہٰ کے اتنی زور سے چیخنے پر علیزے جزلان اور حوریہ تینوں نے کان پر ہاتھ رکھے

جبکہ ازلان نے اسکے حور کہنے پر اسے سخت نظروں سے گھورا جس پر طٰہٰ نے اپنے دانتوں کی نمائش کروائی

گھر میں سب جانتے تھے کہ ازلان کو کسی کا بھی حوریہ کو حور کہنا پسند نہیں تھا

اس نام سے حوریہ کو صرف وہی مخاطب کرتا تھا اسکے علاوہ اس نے کسی کو بھی اس کی اجازت نہیں دی تھی

شروع شروع میں تو سب حیران ہوئے پر ازلان کی سخت تنبیہ پر خاموش ہو گئے

لیکن طٰہٰ پھر بھی ازلان کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتا تھا

جبکہ حوریہ اس سارے معاملہ میں خاموش ہی رہی تھی

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ازلان سے ان سب باتوں کی وجہ پوچھے

وہ سب اب واپس کھیلنے میں مشغول ہو گئے تھے

اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور شب بخیر کہہ کر سب کو سونے کے لیے کمرے میں آ گیا

___

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بستر پر لیٹا سوچوں میں گم تھا

اور اس کی سوچوں کا مرکز حوریہ تھی

جسکے لئے اس کی محبت دن بہ دن بڑھتی جارہی تھی

پر ابھی اسے ان جذبات کو لگام دینا تھا

وہ لڑکی جس نے اس کے دل کی سلطنت کو فتح کیا ہے وہ ابھی چھوٹی ہے وہ اس کو ابھی سے الجھانا نہیں چاہتا تھا

اس نے ہر سوچ کو جھٹک کر سونے کی کوشش کی

کچھ پل ہی گذرے تھے کہ وہ اٹھ بیٹھا

آنکھیں بند کرتے ہی اسے حوریہ کا گھبرایا شرمایا عکس نظر آرہا تھا

افففففف یہ کیا ہو رہا ہے مجھے ....

تھوڑی دیر بیٹھ کر ریلیکس ہونے کے بعد وہ واپس سونے کے لیے لیٹ گیا

عجب بے چین سی طبعیت ہو گئی

مجھے لگتا ہے کہ تم سے محبت ہو گئی

نا نیند آتی ہے اب نا چین پڑتا ہے کہیں

جاناں دیکھو کیسی حالت ہو گئی

بنا تیرے نا گزرا میرا اک لمحہ بھی کہیں

گھنٹے دن لگتے ہیں مہینہ صدی ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مصروف ہوں اتنا تیرے خیال میں جاناں
ہر کام سے ہی جیسے فرصت ہو گئی

قرار دے اب مجھے کہ بے قرار ہوں بہت
اپنی ذات سے بھی اب تو وحشت ہو گئی

زمانے کی نہیں پرواہ تیرا خیال ہے ورنہ
اعلان کر دوں میری ہستی تیری ہو گئی

رات کے تین بجے پیاس کی شدت کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی

اس نے سائڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ کی طرف نظر دوڑائی تو وہ خالی تھا

وہ بمشکل ہمت کر کے بستر سے نکلا پاوں میں چپل پہن کر کمرے سے باہر نکل آیا

وہ ابھی پانی لیکر واپس جا ہی رہا تھا کہ اسے حوریہ کے کمرے سے آوازیں سنائی دی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے کمرے کی جانب آیا اور دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا

امی.... کیوں گی آپ مجھے چھوڑ کر.... ذرا سا بھی ترس نہیں آیا مجھ پر... میرا خیال ہی نہیں ہے.... مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی.... پہلے ابو پھر آپ...... مجھے بھی ساتھ لے جاتے ....

وہ سسکیوں کے ساتھ جملے ادا کر رہی تھی ...

اس بات سے بے خبر کے باہر کھڑے شخص کے دل پر کیا گذر رہی ہے

اسکے الفاظ اس شخص کو کتنی تکلیف دے رہے ہیں

امی آپ کو پتہ یہاں سب اچھے بہت خیال بھی کرتے مجھے کوئی مسئلہ بھی نہیں اپنا گھر ہی لگتا پر پھر بھی میں اکیلی ہوں

کبھی کبھی مجھے ڈر لگتا میری حفاظت کرنے والا تو کوئی بھی نہیں آپ لوگ کیوں گئے مجھے چھوڑ کر

حوریہ شمائلہ کی تصویر پر جھکی سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی

باہر کھڑے شخص کی خاموش سرد آنکھوں سے بھی ایک آنسو چپکے سے گرا

وہ اندر موجود لڑکی کا درد محسوس کر سکتا تھا اور کیسے نہ کرتا وہ اسکی محبت تھی

مرد اپنی تو ہر بڑی سے بڑی تکلیف خاموشی سے برداشت کر سکتا ہے لیکن جب بات

اسکی محبت کی ہو تو چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر بھی اسکا دل دھاڑیں مار مار کر روتا ہے

وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آگیا یہ سوچ ہی اسے تکلیف دے رہی تھی کہ وہ سب

کے سامنے ہشاش بشاش خوش رہنے والی لڑکی اپنے اندر دکھوں کا پہاڑ لیے گھوم رہی

ہے

وہ ساری رات انہیں باتوں کو سوچ سوچ کر تڑپتا رہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

یار میرا پراٹھا کہاں ہے.... طہٰ کا پراٹھا ختم ہو چکا تھا اور اب اسکا باجا شروع ہو چکا تھا

تم چپ کر کے بیٹھو ویسے بھی تم لیٹ آئے تھے پھر بھی حوریہ نے تمھیں پراٹھا دے دیا

اب تمھیں سب سے آخری میں ملے گا

اے منگیتر......ایسے نہ بولو ورنہ میں تمھارا پراٹھا لے لوں گا

اس نے علیزے کی پلیٹ سے ایک لقمہ لیتے ہوئے اسے آنکھ مار کر دھمکی دی جس پر وہ تلملا کر رہ گئی

آج حوریہ سب کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی اور سب کے باہمی مشورے سے یہ طے پایا تھا کہ وہ پڑھاٹے اور کباب کا ناشتہ کروائے گی اور اب وہ انھیں گرم گرم پراٹھے ڈال کر دے رہی تھی

لو جی بھائی بھی آ گئے.... جزلان نے ازلان کو آتا ہوا دیکھا تو اعلان کرا

آیئے آیئے آپ ہی کا تو انتظار تھا ایک آپ ہی کی تو کمی تھی...... طہٰ نے جیسے ہی ازلان کو دیکھا اس کی اوور ایکٹنگ شروع ہو گئی

بھائی اسکو چھوڑیں آپ بتائیں ناشتہ میں کیا لیں گے

ازلان نے ایک نظر سب کی پلیٹ پر ڈالی

تمھیں پتہ ہے نا میں اتنا ہیوی بریک فاسٹ نہیں کرتا پھر فائدہ پوچھنے کا

اس نے ایک ابرو اٹھا کر علیزے کو دیکھا

یہ لو جزلان.... حوریہ اپنے ہی دھیان میں کچن سے نکلی لیکن سامنے ازلان کو بیٹھا دیکھ کر ایک پل کے لیے سٹپٹا گئی

یار میرا ابھی لے آؤ ورنہ میں نے کچن میں آ جانا ہے

لاتی ہوں نار کیں تو.... علیزے تم لو گی اور.....؟؟

وہ پوچھنا تو ازلان سے بھی چاہتی تھی پر اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہوئی

نہیں یار.... مجھے بس ہو گیا اینڈ تھینک یو سو مچ یار بہت بہت مزے کا ناشتہ کروایا تم نے

حوریہ جواباً صرف مسکرا دی

ارےےےے حوریہ سنو ......

وہ ابھی کچن تک پہنچی ہی تھی کہ علیزے کی آواز پر پھر سے پلٹی

وہ یار حوریہ بھائی پراٹھا نہیں کھائیں گے اب تم کر لینا ناشتہ

علیزے کی بات پر اس نے ایک نظر ازلان کو دیکھا اور سر اثبات میں ہلا دیا

واٹ دا ہیل از گوئنگ اون یہ کیا ہو رہا ہے یہاں

ازلان جو اتنی دیر سے معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کچھ نہ سمجھ آنے پر پوچھ بیٹھا

ارے جگر ناشتہ ہو رہا ہے یار اور کیا تمھیں کہیں فٹبال میچ تو نظر نہیں آ رہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بھئی صحیح ہے عاشق جو ہو فٹبال کے ہر جگہ ہی نظر آئے گی

طٰہٰ پھر سے شروع ہو چکا تھا یہ کہا جائے کہ وہ ازلان کو زچ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا تو کچھ غلط نہیں ہو گا

ازلان نے اس کو سخت نظروں سے گھورا مطلب اب کوئی بکواس نہیں

اس نے ایک نظر جزلان کو دیکھا جو پراٹھے سے انصاف کرنے میں مصروف تھا

علیزے تم بتاؤ ...

بھائی وہ آج حوریہ نے ناشتہ بنایا ہے ہم سب کے لیے

علیزے کی بات سن کر اس نے طٰہٰ کو خونخوار نظروں سے گھورا

جبکہ طٰہٰ تو ایسے بن گیا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو

میرے لیے بھی بنا دو میں بھی یہی ناشتہ کروں گا

حوریہ جو طٰہٰ کو پراٹھا دینے آئی تھی ازلان کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا

کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا.... ازلان کو حوریہ ک اتنا کام کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا لیکن جب سب نے اس کے ہاتھ کا بنا ناشتہ کیا ہے تو وہ کیوں نہ کرتا

حوریہ نے دھیرے سے نفی میں گردن ہلائی

اسکے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا وہ بولتی تو بہت تھی لیکن ازلان کے سامنے اسکی آواز

غائب ہو جاتی تھی اسے اشاروں کا سہارا لینا پڑتا تھا اسے جواب دینے کے لیے

حور سنو....اپنا ناشتہ بھی ساتھ لے آنا مجھے کوئی جلدی نہیں ہے

جبکہ وہاں موجود تینوں نفوس اپنی حیرانی پر قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے

ازلان شاہ اور ناشتہ کی جلدی نہیں ایسا کب سے ہونے لگا

جزلان نے سرگوشی کے انداز میں کہا لیکن اس کی سرگوشی بھی اتنی واضح تھی کہ

ازلان نے بآسانی سن لی اور اب وہ کڑے تیوروں سے اسے گھور رہا تھا

جزلان چپ چاپ وہاں سے کھسک گیا علیزے نے بھی وہاں سے جانے میں عافیت سمجھی

اب بچے صرف وہ اور طٰہٰ تھے اور طٰہٰ صاحب تو پراٹھا کھانے میں ایسے مشغول تھے

جیسے اس سے ضروری کوئی کام نہ ہو

تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ حوریہ اپنا اور ازلان کا ناشتہ لے آئی

بھئی میرا ناشتہ تو ہو گیا

ابھی ان لوگوں کو ناشتہ شروع کیے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ طٰہٰ اٹھ کھڑا ہوا وجہ یہ تھی

کہ طٰہٰ اسے تیڑی آنکھوں سے گھور رہا تھا مطلب یہاں سے دفع ہو جاو ورنہ تمھاری

خیر نہیں

پیاری بہنا ناشتہ بہت مزے کا تھا دل خوش کر دیا تم نے ....

حوریہ اسکی تعریف پر کھل کر مسکرا دی لیکن ساتھ ساتھ گھبرا بھی رہی تھی کہ وہ چلا گیا تو ازلان کے ساتھ اکیلی بچے گی

آپ بیٹھیں نا تھوڑا اور کھا لیں حوریہ نے اسے روکنے کی کوشش کری تھی جو کہ ازلان کے ڈر کے آگے کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ طٰہٰ جانتا تھا کہ اگر وہ ابھی یہاں بیٹھ گیا تو ازلان اسے اگلے دو تین دن کے لئے بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑے گا

ارے نہیں بس بہت کھا لیا میں نے یہ تمھارا انعام

اس نے اپنے والٹ سے پانچ سو روپے نکال کر اس کی جانب بڑھائے

نہ......نہ......نہی......نہیں اسکی کیا ضرورت بس تعریف کافی ہے

ایسے کیسے کافی ہے یہ تو تمھارا حق ہے اور انعام سے بھلا کون منع کرتا ہے

شکریہ .....

طٰہٰ کے جانے کے بعد کچھ پل خاموشی سے گذرے

ازلان بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا

کھانا تو دور کی بات اس کے لیے لقمہ توڑنا بھی مشکل ہو رہا تھا

ہاتھوں کی کپکپاہٹ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

وہ جلد سے جلد منظر سے غائب ہونا چاہ رہی تھی

اس نے بمشکل آدھا پراٹھا ہی ختم کرا تھا

بس میرا ہو گیا آپ کھائیں میں چائے لاتی ہوں

وہ بولتے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی

حور بیٹھ جاو چائے ملازم لے آئے گی سکون سے ناشتہ کرو ایک پراٹھا تو ختم کرو پلیسٹ

اب ازلان کو انکار کرنے کی ہمت تو اس میں نہیں تھی اس لیے سر جھکا کر خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی

ازلان تین پراٹھے کھا چکا تھا ....

حوریہ حیران پریشان بیٹھی ہوئی تھی کہاں وہ ناشتہ دو سلائس سے زیادہ کچھ کھانا پسند نہیں کرتا تھا اور کہاں تین پراٹھے

افففففف لڑکی کتنا ذائقہ ہے تمھارے ہاتھ میں اتنا مزے کا بناتی ہو اس طرح ہی اگر بناتی رہی تو میں تو موٹا ہو جاؤں گا

اب وہ بیچاری اس کو کیا جواب دیتی اس لیے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا

بیٹھو واپس بات کرنی ہے مجھے تم سے

حوریہ جواب جانے کے لیے کھڑی ہوئی تھی اس کی بات سن کر رونے والی ہو گئ

کچھ پل کی خاموشی کے بعد اس نے بات کا آغاز کیا

پتہ ہے دکھ جب حد سے بڑھ جائے تو اسے بانٹ لینا چاہیے.....ہاں دکھ بانٹنے سے کم

نہیں ہوتے پر انسان ہلکا ضرور ہو جاتا....

حوریہ اسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی

لیکن کبھی کبھی ہم سوچتے ہیں ہم دکھ کس سے بانٹیں....اپنوں سے.....ہاں اپنوں

سے ہی......اپنا کون ہوتا ہے ......

حور یہاں دیکھو میری طرف......بتاو اپنا کون ہوتا......؟؟

ازلان کے کہنے پر اس نے سر اٹھایا پر اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے واپس سر

جھکا گئی

وہ جن سے کوئی رشتہ ہو....اس نے اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ اگر اس کی توجہ نہ ہوتی تو

وہ سن نہ پاتا

نہیں بلکل بھی نہیں اپنے وہ ہوتے ہیں جن کے درمیان محبت ہو.....جو آپ سے

مخلص ہوں.....اور اس دنیا میں اگر آپ کے پاس ایک بھی ایسا شخص ہے جو آپ سے

محبت کرتا تو پھر آپ تنہا نہیں ہیں.....بلکہ جن کے پاس محبت کرنے والے ہوں ان کو

کسی اور کی ضرورت بھی نہیں ہوتی....کچھ دکھ بہت بڑے ہوتے ہیں لیکن ہم صبر

کے سوا کچھ نہیں کر سکتے.....پر یہ سوچنا کہ آپکے ذات کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو یہ سراسر غلط ہے.....بہت سے لوگ ابھی بھی ایسے ہیں جو آپ سے محبت کرتے..... آئی ہوپ تم سمجھ رہی ہو.....یہ گھر تمھارا اپنا یہاں کے سب لوگوں پر تمھارا حق ہے......

وہ اپنی بات کہہ کر اٹھ کر چلا گیا جبکہ حوریہ اس کے سحر میں ہی کھو گئی

بابا آجاوں.....؟؟ حوریہ نے دروازہ پر دستک دینے کے ساتھ ان سے اجازت طلب کری

فیضان صاحب اور فاطمہ بیگم کے کہنے پر اب وہ ان دونوں کو علیزے جزلان کی طرح بابا ماما کہنے لگی تھی

جی بیٹا آیئے.... فیضان صاحب نے کتاب بند کرتے ہوئے اسے اندر بلایا

آپ نے بلایا بابا کوئی کام تھا.....ہاں بیٹا آو بیٹھو بات کرنی تھی آپ سے ..

انکی بات پر اسکا دل زور سے دھڑکا ......

کہیں ازلان کی طرح انھیں بھی تو ....

بیٹا آپکو یہاں آئے ایک مہینہ ہو گیا ہے آپکی تعلیم کا بھی کافی حرج ہو گیا ہے تو میں اب سوچ رہا تھا کہ آپکا ٹرانسفر یہاں کسی کالج میں کروادوں تاکہ آپ اپنی اسٹڈیز کو کنٹینیو کر سکو...

جی صحیح....اس نے مسکرا کر جواب دیا

اور میری بیٹی ٹھیک ہے کچھ چاہیے تو نہیں اسے

نہیں نہیں بالکل بھی نہیں میں ٹھیک ہوں

چلیں آپ جائیں آرام کریں طہٰ کل فارم لا دے گا آپکو....

وہ انھیں شب بخیر کہتی ہوئی کمرے میں آگئی

—

اگلے دن طہٰ نے اسے فارم لا دیا تھا اگلے ہفتے سے اسکی کلاسز سٹارٹ تھیں

وہ بہت خوش تھی پڑھنے کا شوق اسے شروع سے ہی تھا اسکے علاوہ نئی جگہ جانے کی بھی

خوشی تھی چونکہ یونکہ یہ کالج لڑکیوں کا تھا تو اسے کسی قسم کا ڈر بھی نہیں لگ رہا تھا

یہ مشورہ بھی فیضان صاحب کو ازلان نے دیا تھا کہ اگر ایڈمیشن کروانا ہی ہے تو گرلز

کالج میں کروائیں

ایسا نہیں تھا کہ وہ کنسر ویٹو ٹائپ کا تھا یا شکی مزاج ہو وہ تو بس اپنی چیزوں کے لیے حد

درجہ پوسیسو تھا پھر یہاں تو بات اسکی حور کی تھی.....اسکی محبت کی.....

وہ جانتا تھا وہ کس قدر معصوم ہے اور اسی چیز سے ڈرتا تھا کہ کوئی اسکی معصومیت کا ناجائز

فائدہ نہ اٹھالے....

اور جب گرلز کالج کا سن کر حوریہ کا خوش ہونا اس نے دیکھا تو دل میں اطمینان سا اتر گیا

—

وہ جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی آج کالج کا پہلا دن تھا اور وہ کسی طور بھی لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی

سفید رنگ کے یونیفارم میں بالوں کی پونی ٹیل بنائے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی

علیزے جزلان طٰہٰ سب اسے وقفے وقفے سے چھیڑ رہے ہیں جس پر وہ سرخ پڑ جاتی

ازلان اپنی مسکراہٹ دبائے ہر چیز سے بے نیاز بنا ناشتہ کرنے میں مشغول تھا لیکن اس کی ساری توجہ حوریہ کی طرف ہی تھی

حورا اٹھو.... حوریہ جو طٰہٰ سے کسی بات پر بحث کر رہی تھی ازلان کی آواز پر اسے دیکھا پھر واپس طٰہٰ کو دیکھا

اوؤ بھئی کہاں لیکر جا رہے ہو میری بہن کو

طٰہٰ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

ازلان نے ایک ابرو اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جیسے کہہ رہا ہو تم پوچھو گے مجھ سے

ارے ے ے ے میرا مطلب تھا حوریہ تو میرے ساتھ جا رہی ہے....اس نے فوراً گڑبڑا کے جواب دیا

جا رہی تھی اب میرے ساتھ جا رہی ہے تم واپسی پر پک کر لینا ہے

حورررررر ....

اس نے اپنی بات مکمل کر کے حوریہ کو آواز دی

جج....جی.....جی......وہ فوراً سے اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی

وہ دونوں سب کو خدا حافظ کہتے اور دعائیں لیتے آگے پیچھے گھر سے نکلے

حوریہ کو اس کے ساتھ اکیلے جانے میں ڈر لگ رہا تھا وہ واقعی میں اتنا رعب رکھتا تھا کہ سامنے والے کا گھبراہٹ میں شکار ہونا ایک فطری عمل تھا اور یہاں موجود لڑکی تو چڑیوں کی طرح نازک دل رکھتی تھی

راستہ خاموشی سے گزر رہا تھا جب سگنل پر اس نے گاڑی روکی

ایک نظر موڑ کر اس نے اپنے برابر بیٹھی لڑکی کو دیکھا

حوریہ مستقل باہر دیکھ رہی تھی لیکن اسکا ڈر پھر بھی ہر منظر پر حاوی تھا

اسکے ڈر کا اندازہ اسکے ہاتھوں کی مستقل کپکپاہٹ سے بخوبی ہو رہا تھا

ازلان کی نظر جیسے ہی اس کے ہاتھوں پر پڑی تو کھل کر مسکرا دیا

حوریار ایک بات تو بتاو....اس نے مسکراہٹ دبا کر حوریہ کو اپنی جانب متوجہ کرا

ج....جج......جی....پوچھیں......

وہ اتنی گھبراہٹ کا شکار تھی کہ اس کا شرارتی لب ولہجہ نوٹ ہی نہیں کر سکی

میں دکھنے میں کیسا ہوں.....اس نے اپنا لہجہ سنجیدہ بناتے ہوئے پوچھا

جی.......حوریہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

مطلب کتنا خوفناک ہوں....ادھر دیکھو میری طرف دیکھ کر بتاؤ .....

حوریہ نے نفی میں گردن ہلائی

ارے لڑکی دیکھو تو دیکھ کر بتاؤ.....

اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا اور واپس نظریں جھکا گئی

کیا ہوا بتاؤ نااااا ....

سگنل اب کھل چکے تھے وہ ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ اس پر بھی ایک نظر ڈال رہا تھا

نہیں......آپ خوفناک نہیں ....

اس نے ادھورے لفظوں کے ذریعے اسے جواب دیا

اچھاااااااا.....تو پھر کیسا ہوں ......

پتہ نہیں.....اتنا بول کر وہ چپ ہو گئی اور اب کہ ازلان بھی آگے سے کچھ نہ بولا

اللہ جانے کیا ہو گیا ہے انھیں....پتہ نہیں کتنا راستہ رہ گیا.....اتنا اچھا ہوتا اگر طٰہ بھائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے ساتھ آتی...

وہ دل ہی دل میں اپنے آپ سے مخاطب تھی ....

انہیں سوچوں میں راستہ کٹ گیا

کالج کے گیٹ پر جب اس نے گاڑی روکی تو حوریہ بنا اسکی جانب دیکھے گاڑی سے اترنے لگی

حور....میری بات سنیں ......

کالج جارہی ہیں یہاں ہر طرح کی لڑکیاں ہونگی میں آپ کو دوستی کرنے سے بالکل بھی منع نہیں کرونگا لیکن دیکھ کر سوچ سمجھ کر میں جانتا ہوں آپ سمجھدار ہو لیکن پھر بھی احتیاط کریئے گا ...

ٹھیک ہے.....؟؟اپنی بات مکمل کر کے اس نے حوریہ سے تائید چاہی

جی میں سمجھ گئی.... گڈ اب جاؤ اور واپسی پر گیٹ سے اندر ہی رہنا جب تک طہٰ نہ آجائے....

اسکی بات سنتے ہی وہ فوراً گاڑی سے اترنے لگی

خدا حافظ....ازلان کی آواز پر وہ شرمندگی کے سمندر میں ڈوب گئی

اللہ حافظ....وہ بنا پلٹے ہی نکل گئی ...

جبکہ ازلان کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے جنم لیا

—

اللہ جانے انھیں کیا ہو جاتا ہے کبھی اتنے سنجیدہ ہوتے ہیں کبھی مزاق سوجھ رہا ہوتا ہے

عجیب ہی ہیں میں نے آئندہ ان کے سامنے آنا ہی نہیں ہے

وہ اپنی سوچوں میں گم اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے چل رہی تھی کہ اچانک کسی سے زوردار تصادم ہوا

افففففف میرے اللہ....اوہ آئی ایم سوری ...

اٹس اوکے... حوریہ بے دلی سے جواب دے کر جانے لگی

میرا نام نازش ہے میرا فرسٹ ڈے ہے آج اینڈ آئی تھنک سو کہ تمھارا بھی.....وہ لڑکی بھی اس کے ساتھ ساتھ پیچھے چل دی ....

حوریہ نے کوئی جواب نہیں دیا .....

بتاؤ نا تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا

وہ لڑکی شاید ڈھیٹ تھی تب ہی اسے کچھ برا نہیں لگ رہا تھا

جی...... حوریہ نے صرف یک لفظی جواب دیا

او گریٹ..... نام کیا ہے تمھارا..... اسکے اس طرح چہک کر پوچھنے پر حوریہ نے اسے غور سے دیکھا

کالج یونیفارم میں بالوں کی چوٹی بنائے وہ سیدھی سادھی پیاری سی لڑکی تھی

حوریہ نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کرا

حوریہ سکندر.... اور واپس چلنے لگی

اہمممم ہمممم تمھارا نام تو بہت پیارا ہے

فرینڈز.... ؟؟ نازش اسکے سامنے آکر ہاتھ آگے کیے کھڑی ہو گئی

حوریہ نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اس کا ہاتھ تھام لیا

پھر دونوں کا دن ایک ساتھ بہت اچھا گذرا

—

واپسی پر طٰہٰ اسے لینے آیا تھا

وہ اسے دیکھ کر نازش کو خدا حافظ کہتی گاڑی کی جانب آئی اور بنا اس سے کچھ بات کیے بیک ڈور کھولنے لگی

ارےےےےے ارےےےےےے لڑکی یہ کیا کر رہی ہو آگے بیٹھو اس طرح تو ورنہ میں تمھارا ڈرائیور لگوں گا

آپ...... آپ بات ہی نہیں کریں مجھ سے..... میں نے بات ہی نہیں کرنی آپ سے ......

ارے لڑکی پہلے بیٹھو پھر بات کرتے

طٰہٰ نے اسے فرنٹ ڈور کھول کر بٹھایا اور خود گھوم کر دوسری جانب سے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

گاڑی مین روڈ پر ڈال کر وہ حوریہ کی طرف متوجہ ہوا

جی تو اب بتائیں کیا خطا ہو گئی مجھ معصوم سے

حوریہ نے منہ پھلا کر اسکی طرف ناراضگی سے دیکھا

آپ کو نہیں پتہ .....

طٰہٰ نے نفی میں سر ہلایا

پتہ ہوتا تو تم سے پوچھتا

اتنے معصوم نہیں ہیں آپ اس نے طٰہٰ کو گھورتے ہوئے کہا جب میں صبح اشارہ کر رہی تھی آپ کو کہ مجھے ان کے ساتھ نہیں جانا آپ کے ساتھ جانا تو آپ انھیں منع نہیں کر سکتے تھے

اوہو تو یہ بات ہے بھئی اگر میں اسے منع کرتا نا تو وہ واپسی پر بھی پھر خود لینے آتا اس لیے میں نے چپ چاپ اسکی ماننے میں ہی عافیت جانی

ویسے کیوں کیا ہوا کچھ بولا اس نے

طٰہٰ کے سوال پر اسکے ذہن میں صبح والا پورا واقعہ تازہ ہوا

اور نہیں تو کیا ایک تو لیکچر دیا اتنا لمبا جیسے میں فرسٹ ایئر کی نہیں مونٹیسوری کی بچی ہوں اور تو سوال سنیں ذرا میں خوفناک ہوں کیا ارے انھیں بتاو کوئی خوفناک ہیبت ناک حولناک دہشت ناک سب ہیں

اسکی بات پر طٰہٰ کا زوردار قہقہہ گاڑی میں گونجا

جبکہ کال پر موجود ازلان اپنی ایسی تعریف سن کر سکتہ میں آگیا لیکن کچھ پل بعد ہی ایک خوبصورت مسکان اسکے چہرے پر نمودار ہوئی

اور اب اسکی تلافی کیسے کی جائے

آہاں مجھے آئسکریم کھلا کر وہ بھی روز

او لڑکی شرم کرو موٹی ہو جاو گی پھر کوئی تم سے شادی بھی نہیں کرے گا

اسکی شادی کی بات لطا نے خاص طور پر ازلان کو سنانے کے لیے کہی تھی اور اس کی توقع کے عین مطابق اسکی رگیں تن گئی تھیں

پر مجبوری یہ تھی کہ وہ فالحال اپنا غصہ ضبط کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا

آپ میری فکر نہ کریں وہ میں خود کر لوں گی آپ بس اپنی جیب کی فکر کریں

اس کی بات سن کر لطا مسکرا دیا

ازلان نے بھی مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی

شام میں جب وہ گھر آیا تو سب لوگ لاونج میں موجود تھے

اچھا ہوا ازلان تم آ گئے.... فاطمہ بیگم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی انھوں نے اسے لاونج میں سب کے درمیان بلایا

ہم لوگ سوچ رہے ہیں اب علیزے اور طہٰ کی شادی کر دیں تمھارا کیا خیال ہے

اچھا خیال ہے گھر کی بات ہی ہے باقی آپ لوگ جو بہتر سمجھیں

بھئی صحیح ہے پھر اگلے مہینہ کے شروع میں ہی اس فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں

انکی بات پر علیزے شرماتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی

جبکہ طہٰ اسکا شرمایا گھبرایا ہوا روپ دیکھ کر مسکرا دیا

میں آتا ہوں فریش ہو کر ازلان یہ کہتے ہوئے اٹھ گیا لیکن جاتے جاتے حوریہ پر ایک گہری نظر ڈالی جس پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی

دن اسی طرح پر لگا کر گذرتے گئے

گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں

آج شام میں مہندی کا فنکشن تھا فنکشن چونکہ کمبائن تھا اس لیے نکاح دوپہر میں ہو چکا تھا

علیزے اس وقت پیلے رنگ کے گرارے میں ہرے رنگ کا ڈوپٹہ سر پر ٹکائے بہت پیاری لگ رہی تھی نکاح کی خوشی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی

حوریہ اور باقی لڑکیوں کے ساتھ وہ اسٹیج پر آئی تھوڑی دیر بعد طٰہٰ بھی لڑکوں کی جھرمٹ میں سٹیج پر آیا

طٰہٰ کو دیکھ کر علیزے نے نگاہیں جھکا لیں

وہ دونوں ساتھ بیٹھے مکمل لگ رہے تھے جیسے بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہوں

حوریہ بیٹا ایک کام کرو گی

حوریہ جو ابھی سٹیج سے اتری تھی فاطمہ بیگم نے اسے بلا لیا تھا

اندر کچن میں گجروں کی ٹرے رکھی ہے وہ لے آؤ گی

جی جی ابھی لیکر آتی ہوں آپ فکر نہ کریں

یہ کہتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی

وہ اپنے دھیان میں چل رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرا گئی

آوچ اففففففف انسان ہو یا پتھر نظر نہیں ....

بولتے بولتے اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ازلان کو سامنے کھڑا پایا

باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے

ازلان نے اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا

ایک تو وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

دوسرا آج اتنے دنوں بعد دونوں کا سامنا ہوا تھا

آفس میں کام زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ لیٹ گھر آنے لگا تھا اور صبح حوریہ اسکے آنے سے پہلے ہی کالج کے لیے نکل جاتی تھی

پیلے رنگ کے گرارے کے ساتھ اس نے پرپل رنگ کا ڈوپٹہ لیا ہوا تھا

لمبے بالوں کی کھجوری چٹیا بنائی تھی اور ساتھ میں پھولوں کے زیور پہن رکھے تھے

ازلان اسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا

اسکی نظروں میں ایسا کچھ تھا وہ اسکی طرف دیکھ نہ سکی اور نظریں جھکاتی وہاں سے نکل

گئ

فنکشن رات گئے تک جاری رہا اور اس دوران حوریہ نے اپنے آپ کو ازلان کی نظروں کے حصار میں پایا

___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج بارات کا فنکشن تھا

پورے گھر میں صبح سے ہلچل مچی ہوئی تھی

علیزے پارلر سے ڈائریکٹ جزلان کے ساتھ ہال پہنچی تھی

فیضان صاحب اور فاطمہ بیگم بھی حوریہ کو ازلان کے ساتھ آنے کی ہدایت دے کر جا چکے تھے

انکی گاڑی میں وہ رشتہ دار بھی ساتھ تھے جو دوسرے شہروں سے آئے تھے

اور وہ یہ جانتے تھے کہ ازلان حوریہ کو تو برداشت کر لے شاید پھر بھی لیکن کسی ایرے

غیر ے رشتہ دار کو ہر گز نہیں کرے گا

علیزے آج ڈیپ ریڈ شرارے میں بارات کے میک اپ میں اسپر الگ رہی تھی
حوریہ نے بھی ریڈ فراک پہنا ہوا تھا جس میں وہ واقعی حور ہی معلوم ہو رہی تھی
ازلان کے لیے آج اپنی نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا
اوپر سے اسکی معصومیت اور اپنے حسن سے لاپرواہی اسے اور دلکش بنا رہی تھی
لگ تو ازلان بھی بلیک شلوار قمیض اور آف وائٹ واسکٹ میں کسی ریاست کے شہزادہ سے کم نہیں لگ رہا تھا
طٰہ نے بھی بلیک شیر وانی پہنی ہوئی تھی اور وہ بھی جاذب نظر لگ رہا تھا
چونکہ نکاح ہو چکا تھا تو علیزے کو ڈائریکٹ سٹیج پر لایا گیا تھا

وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے مکمل لگ رہے تھے لیکن خاموش دونوں سے آج بھی نہیں ہوا گیا

جس پر فاطمہ بیگم بار بار انھیں گھوری سے نواز رہی تھیں

کچھ رسموں کے بعد رخصتی کا شور اٹھا

—

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دن یونہی گزر رہے تھے شادی کے دو دن بعد علیزے اور طٰہٰ گھومنے کے لیے جا چکے تھے

ازلان آج کل نئے پروجیکٹ میں مصروف تھا

طٰہٰ کی غیر موجودگی میں ساری زمہ داری اس پر آگئی تھی

چونکہ کل اسکی میٹنگ تھی تو وہ آج سارے کام نمٹا کر جلدی گھر آگیا تھا

وہ فون پر بات کرتا ہوا گھر میں داخل ہوا تو سامنے موجود وائٹ سوٹ میں کتابوں میں

سر جھکائے بیٹھی حوریہ کو دیکھ کر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کری

کچھ شرارتی لٹیں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی جنھیں وہ بار بار کان کے پیچھے کر رہی

تھی وہ کتابوں میں اتنی مگن تھی کہ اسے اس کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی

لیکن اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو فوراً چہرا اٹھا کر دیکھا

سامنے گرے سوٹ میں کھڑے ازلان کو دیکھ کر وہ ایکدم سے حواس باختہ ہو گئی جس

کے نتیجے میں پین اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور لڑکھڑاتا ہوا ازلان کے قدموں میں جا

پہنچا

ازلان نے ایک نظر اس کو دیکھا اور نیچے جھک کر پین اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا

وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی

اٹس اوکے۔۔۔ازلان نے اسکی شرمندگی دیکھی تو اسے بے اختیار اسکی معصومیت پر

پیار آیا۔اپنی مسکراہٹ دباتا اس نے حوریہ کو ریلیکس کرنا چاہا

باقی سب کہاں ہیں۔۔۔؟؟ازلان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے دریافت کیا

ماما بابا کسی جاننے والے کے پاس گئے ہوئے ہیں۔۔۔حوریہ نے نظریں جھکائے ہی اسے

جواب دیا

اوکے۔۔۔ملازمہ سے کہیں ایک کپ چائے بنا دے تب تک میں فریش ہو کر آتا

ہوں۔۔۔

وہ ایک نظر حوریہ پر ڈالتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

ازلان کے جانے کے بعد حوریہ نے اپنی سانسیں بحال کری

اپنی کتابیں میز پر رکھ کر کچن کی جانب اپنا رخ کیا

ملازمہ تو اپنے کوارٹر میں جا چکی ہے اب کیا کروں

ایسے بلانا صرف چائے کے لیے تو بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ایسا کرتی ہوں خود بنا دیتی ہوں پانچ منٹ ہی تو لگیں گے۔۔

اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے اس نے چولہے پر چائے کا پانی چڑھایا اور ساتھ میں بسکٹ نکالے

ازلان جب واپس نیچے آیا تو لاونج بالکل خالی تھا

حوریہ کی کتابیں میز پر رکھی ہوئی تھیں

اس نے صوفے پر بیٹھ کر حوریہ کا رجسٹر جو اس وقت اس کے ہاتھ میں تھا اٹھا لیا

ایک نظر ڈال کر ہی اسکو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ایک سوال کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے پر بار بار ناکام ہو رہی

ازلان نے ایک نظر سوال کو دیکھا تو اسے میتھڈ سمجھ آ گیا

چند صفحے آگے پیچھے کیے تو رجسٹر پر شاعری نظر آئی

اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی

اچھاااا۔۔۔۔تو میڈم کو یہ شوق بھی ہیں۔۔۔

راکھ ہو جاتے ہیں دھڑکتے ہوئے دل لمحوں میں

آگ لہجے کی لگائی بھی بری لگتی ہے

پھر کتابوں میں کوئی اور نظر آتا ہے

عشق ہو جائے تو پڑھائی بھی بری لگتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شعر پڑھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے وہ حوریہ کو آتا دیکھ کر فوراً چھپا گیا

وہ ملازمہ اپنے کوارٹر میں چلی گئی تھی تو اس لیے میں نے چائے بنا دی

وہ سر جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جیسے اپنے کسی جرم کا اعتراف کر رہی ہے

اسکی یہی ادائیں تو از لان کا دل بے قرار کر دیتی تھیں

ارےےےے شکریہ حور۔۔۔۔یہ تو اور اچھی بات ہے مجھے آپ کے ہاتھ کی

چائے پینا نصیب ہو گئ

حوریہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا لیکن اپنار جسٹر اسکے ہاتھ میں دیکھ کر اسکا سارا سکون غارت ہو گیا

آؤ بیٹھو کھڑی کیوں ہو۔۔۔۔

ازلان اسکے چہرے پر بے چینی دیکھ چکا تھا

وہ میرا رجسٹر۔۔۔۔حوریہ اسکے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے بولی

ہاں میں وہ تمہارا رجسٹر دیکھ رہا تھا میرے خیال سے تم سے یہ سوال حل نہیں ہو رہا

اشلان کی بات سن کر حوریہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

ارے ریلیکس یار اس میں شرمندگی کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔ہوتا ہے میرے ساتھ بھی ہوتا تھا میں بسکٹ کھا کر کر تو میں سمجھا دیتا ہوں

ٹھیک ہے ازلان کی بات پر حوریہ نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا

ویسے بھی خوبصورت لڑکیاں میتھس میں کمزور ہوتی ہیں

ازلان کی بات پر حوریہ نے حیرانی سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

اس کے حیران شکل دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جس سے وہ فوراً چھپا گیا

چھوڑو آؤ تمھیں سمجھاؤں

ازلان اب رجسٹر پر جھکا سوال حل کر رہا تھا اور گاہے بگاہے اس پر بھی ایک نظر ڈال لیتا

وائٹ ٹی شرٹ بلیک ٹراؤزر میں ماتھے پر بکھرے بال ذہانت سے بھرپور آنکھیں جو

اس وقت رجسٹر پر جھکی ہوئی تھیں بلاشبہ وہ وجاہت کا شکار تھا

حوریہ کے دل نے ایک بیٹ مس کری

اس نے فوراً اپنی نگاہیں پھیری اسکا ہاتھ بے اختیار اپنے دل پر گیا

ازلان بے شک رجسٹر پر جھکا ہوا تھا پر اسکی توجہ حوریہ کی طرف بھی تھی

اسکی یہ حرکت دیکھ کر اسکے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ نمودار ہوئی

وہ جو پہلے زیادہ فضول میں بات نہیں کرتا تھا کجا کہ مسکرانا حوریہ کے آنے کے بعد بات

بات پر اسکی مسکراہٹ دیکھنے ملتی تھی

وہ معصوم سی لڑکی جو اس سے چودہ سال چھوٹی تھی اسکے مسکرانے کی وجہ بن گئی تھی

آگیا سمجھ۔۔۔۔۔؟؟؟ازلان نے پین اسے پکڑاتے ہوئے اس سے پوچھا

جی یہ تو آسان تھا۔۔۔شکریہ آپ کا۔۔۔۔۔

حوریہ اسکو جواب دے کر اپنا سامان سمیٹ کر اٹھنے لگی

ویسے کافی باذوق معلوم ہوتی ہیں آپ آئندہ کتابوں پر شعر لکھنے کے بجائے ہمیں سنا

دیجیے گا

ازلان شرارتی آواز سن کر اس نے اپنی آنکھیں زور سے میخیں اور بنا کوئی جواب دیئے

وہاں سے بھاگ گئی پیچھے اسے ازلان کا زبردست قہقہہ سنائی دیا

اس نے اپنے کمرے میں آکر چین لیا

دل پر ہاتھ رکھا تو وہ 240 کی سپیڈ سے ڈور رہا تھا

اسکی آنکھوں کے سامنے ازلان کا سراپا نمودار ہوا

ویسے بھی خوبصورت لڑکیاں میتھس میں کمزور ہوتی ہیں

اسکی نظریں اسکی مسکراہٹ

افففففف یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔

بات بات پر مسکراتی رہتی ہو

بے سبب سب کو ستاتی رہتی ہوں

دردوں سے تھوڑی ناواقف ہو

محبت سے بھی میں انجان ہوں ہو

ہاں میں ابھی نادان ہوں

ہاں میں ابھی نادان ہوں

—

بیگم۔۔۔۔۔!!!علیزے سے بات ہوئی۔۔۔؟؟؟

کب تک آرہے ہیں وہ لوگ۔۔۔؟؟؟

جی کل رات بات ہوئی تھی آج شام تک پہنچ جائیں گے وہ لوگ

آج کافی دن بعد سب لوگ ایک ساتھ ڈائنگ ٹیبل پر موجود تھے

فیضان صاحب سر براہی کرسی پر بیٹھتے تھے ان کی دائیں جانب فاطمہ بیگم اور بائیں جانب حوریہ بیٹھی ہوئی تھی فاطمہ بیگم کے برابر ازلان جب کہ حوریہ کے برابر جزلان بیٹھا ہوا تھا

حوریہ بیٹا۔۔۔۔کتنے پیپرز رہتے آپ کے۔۔۔۔؟؟

اب کی بار فیضان صاحب صاحب حوریہ سے مخاطب ہوئے

بس بابا آج آخری پیپر ہے۔۔۔۔

تیاری کیسی ہے آپ کی بیٹا۔۔۔۔

تیاری تو اچھی ہے بابا بس آپ دعا کیجئے گا۔۔۔

ہاں ہاں بچے کیوں نہیں۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ویسے بابا خوبصورت لڑکیوں کی میتھس کافی کمزور ہوتی ہے آپ دعا نہیں بہت ساری دعائیں کیجئے گا

ازلان جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھا تھا حوریہ کو اپنی نظروں کے حصار میں لے کر فیضان صاحب سے مخاطب ہوا

ازلان کی بات پر پر فیضان صاحب نے بے اختیار قہقہہ لگایا جبکہ کہ حوریہ نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا

فاطمہ بیگم نے غور سے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کے انداز آج کل بالکل بدل گئے تھے

اللہ حافظ بابا ماما میں نکلتی ہو۔۔۔۔حوریہ کو اب وہاں بیٹھنا محال لگنے لگا تو وہ فورا اٹھ کھڑی ہوئی

حور بیٹھ جاوں ابھی۔۔۔ازلان کی آواز پر وہ جاتی جاتی رک گئی دیکھا اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا

بیٹھ جاؤ آج میں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

نہیں ٹھیک ہے میں ڈرائیور بابا کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔۔ حور نے ہمت کر کے اس سے کہا ویسے بھی رات سے اسکا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا جسے وہ فالحال سمجھنے سے قاصر تھی اوپر سے اب واپس ازلان کے ساتھ جاتا

آپ کو کیا خبر محبت کی
ہونے والوں کو ہو گئی ہو گی
عشق پانی پر چل رہا ہو گا
عقل کشتی بنا رہی ہو گی

بولا نا میں چھوڑ دوں گا چلو آؤ ہو گیا میرا ناشتہ

چلیں ماما بابا میں چلتا ہوں دعا کیجئے گا یہ پروجیکٹ مجھے مل جائے۔۔ ازلان کھڑا ہوتا دونوں سے بولا

ہاں میرے بیٹے نے اتنی محنت کری ہے ضرور ملے گا تم فکر نہ کرو۔۔۔ آمین

وہ دونوں اللہ حافظ کہتے ہوئے گھر سے نکل گئے

—

پورا راستہ خاموشی سے کٹا دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کری

لیکن حوریہ کو اپنے اوپر ازلان کی نظریں محسوس ہو رہی تھی

کالج کے گیٹ پر ازلان نے گاڑی روکی

حور۔۔۔۔حوریہ دروازے کھولنے ہی والی تھی کہ ازلان کی آواز پر اسکے ہاتھ ساکت ہوئے

دھڑکنوں نے الگ شور مچانا شروع کر دیا

جی۔۔۔حوریہ نے دھیمی آواز میں اسے جواب دیا لیکن اسے دیکھنے سے پھر بھی گریز کیا

آج میری میٹنگ ہے اس پروجیکٹ کے لیے میں نے بہت محنت کی ہے میرا ڈریم

پروجیکٹ ہے یہ

تم دعا کرو گی نا میرے لیئے حور

حوریہ نے ایک نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

آپ نے محنت کری ہے تو آپ کو ضرور ملے گا اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو بھی رائگاں ہونے نہیں دیتے میں دعا کروں گی اگر یہ پروجیکٹ آپ کے حق میں بہتر ہے تو آپ کو ضرور ملے۔

ازلان اسکی بات سن کر مسکرا دیا

جاؤ اب لیٹ ہو رہی ہو گی

حوریہ اللہ حافظ کہہ کر اترنے لگی

سنو۔۔۔۔۔۔!!! ازلان کی آواز پر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا

خوبصورت لڑکی پیپر اچھا دے کر آنا۔۔۔

ازلان کی بات سن کر وہ بنا کچھ کہے وہاں سے بھاگ گئی

پیچھے ازلان مسکراتے ہوئے اس کی پشت دیکھنے لگا جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی اور پھر گاڑی آفس کی جانب بڑھا دی

—

وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ ابھی آفس میں داخل ہوا تھا سارا اسٹاف اسے دیکھ کر کر اپنی جگہ پر براجمان ہو گیا وہ جہاں سے گزرتا سب سے سلام کر رہے تھے وہ آنکھ کے اشارے سے سب کو سلام کا جواب دیتا آگے بڑھ رہا تھا

اصغر روم میں آؤ۔۔۔وہ اپنے مینیجر کو بولتا اپنے روم میں داخل ہوا

یس سر۔۔۔۔ہاں اصغر وہ شہرام کمپنی کی فائل کدھر ہے

سر وہ میٹنگ ہال میں ہی ہے سب آپ کا وہاں ویٹ کر رہے

اوکے چلو میں آ رہا ہوں

—

میٹنگ ہال میں آ کر اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پریزنٹیشن شروع کر دی

پریزنٹیشن ختم کرنے پر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا

ہر ایک کی نظر میں اس جوان بزنس مین پر تھی جو اتنی کم عمری میں بھی بزنس کو ترقی پر ترقی دیئے جا رہا تھا

اب وہ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے مبارکباد وصول کر رہا تھا

وہ خوش تھا آج اور یہ خوشی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی لیکن چہرے پر پھر بھی سنجیدہ تاثرات ہی تھے

—

ازلان کو گھر آتے آتے رات ہو گئی تھی

علیزے اور طٰہ ٰ بھی آ چکے تھے

اس وقت لاونچ میں سب بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب ازلان داخل ہوا

السلام علیکم۔۔۔۔سب کو مشترکہ سلام کر کے وہ طٰہ ٰ کے برابر صوفے پر براجمان ہو گیا

نظریں اس دشمنِ جاں کی طرف گئی تو پلٹنا ہی بھول گئی

پنک کلر کے سوٹ میں بالوں کی چٹیا بنائے بھی وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ نظر ہٹانا مشکل ہو رہا تھا

طٰہ ٰ کے کھنکھارنے پر وہ ہوش میں آیا اور ایک سخت گھوری اس پر ڈالی

بھائی اب تو عزت کر لے بھنوئی بن گیا ہوں تیرا

بیٹا عزت کروائی جاتی ہے اور تیری حرکتیں کہیں سے اس قابل نہیں ہیں کہ میں تیری عزت کروں

طٰہٰ اس بے عزتی پر اپنا منہ سا لے کر رہ گیا

بھائی آپ کو بہت بہت مبارک ہو فائنلی آپ کا خواب پورا ہو گیا

ازلان نے میٹنگ کے بعد ہی گھر میں فون کر کے اپنی کامیابی کی اطلاع کر دی تھی

شکریہ بہنا۔۔۔جب تم لوگوں کی دعائیں میرے ساتھ ہو نگی تو کامیاب تو پھر ہو نگا میں۔۔

وہ بول تو علیزے سے رہا تھا پر اسکی نگاہیں حوریہ پر تھیں

حوریہ نے جب ازلان کی نظریں اپنے اوپر محسوس کی تو سر جھکا گئی

طٰہٰ نے جب یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو روک نہ سکا

اہمممممم اہمممممم بھائی سب کی موجودگی کا ہی خیال کر لے

تو میری چوکیداری کرنا بند کر دے میں تجھے آخری دفعہ کہہ رہا ہوں

ایسا تو نہیں ہوتا۔۔۔۔طٰہٰ نے معصوم شکل بنا کر کہا

جبکہ ازلان صرف اسکو گھورتا ہی رہ گیا

کیونکہ طٰہٰ کو سمجھانے کی مثال بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے

بیٹا میں سوچ رہا ہوں کیوں نا اس خوشی میں ایک پارٹی رکھی جائے

فیضان صاحب کی بات سن کر ازلان ان کی جانب متوجہ ہوا

ہاں بابا آئیڈیا تو اچھا ہے باقی آپ لوگ دیکھ لیں فیصلہ کر لیں کب کہاں کیا کرنا ہے

کہاں کا مسئلہ تو چھوڑ دو یہ گھر میں جو اتنا بڑا کام ہے یہ کس دن کام آئے گا

اب کی بار فاطمہ بیگم نے اپنی رائے دی

ہاں بھیا ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔علیزے نے بھی ماں کی ہاں میں ہاں ملائی

چلیں ٹھیک ہیں پھر ویکینڈ کے لیے سب کو انوائیٹ کر لو۔۔۔۔

تم کیا کہتے ہو ازلان

صحیح ہے بابا جو آپ لوگوں کو ٹھیک لگے

میں ذرا فریش ہو کر آتا ہوں

ازلان اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ باقی سب پلیننگ کرنے میں مصروف ہو گئے

یار حوریہ مان جاؤ نا سچ میں بہت مزہ آئے گا

ہاں حوریہ میری بیوی صحیح کہہ رہی ہے اور گھر ہی کی تو بات ہے کہیں بار تھوڑی جانا ہے

دو دن سے سے علیزے اور طٰہٰ حوریہ کو منائے جا رہے تھے پھر بھی وہ پارٹی میں

شرکت کرنے کے لیے لیے کسی طور پر بھی راضی نہیں ہو رہی تھی

اور آج وہ دونوں پھر اس کو گھیر کر بیٹھے تھے

یار آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے

اب کی بار حوریہ جھنجھلا کر بولی

وہاں اتنے لوگ ہوں گے میں کسی کو بھی جانتی نہیں میں کیا کروں گی

بھئی مجھے تنگ نہ کرو۔۔۔۔۔اب کی بار حوریہ نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔

کیا ہوا کون تنگ کر رہا ہے حور۔۔۔۔

ازلان جوان لوگوں کی جانب آ رہا تھا حوریہ کا جملہ سن کر طٰہٰ کو گھورتے ہوئے حوریہ

سے دریافت کیا

جبکہ کہ ازلان کی آواز سن کر حوریہ اچھل پڑی

اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں طٰہٰ سے التجا کی پر اس نے صاف ہری جھنڈی دکھا دی

کہ اس معاملہ میں میں تمھاری کوئی مدد نہیں کرنے والا

یہ سب ازلان کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہ سکا

حور کچھ پوچھ رہا ہوں میں آپ سے

ازلان کی اتنی سنجیدہ آواز سن کر حوریہ کے اوسان خطا ہو گئے

وہ۔۔۔۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔۔۔میں کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

حوریہ کی حالت دیکھ کر طٰہٰ ہنسی روکنے کے چکر میں لال ہو گیا

جبکہ علیزے اسے ایک سخت گھوری سے نواز کر ازلان سے مخاطب ہوئی

بھائی میں بتاتی ہوں آپ کو یہ جو حوریہ ہے نا بقول اس کہ یہ پارٹی میں کسی کو پہچانتی نہیں ہے تو اسکو اتنے عجنبی لوگوں میں عجیب سا لگے گا تو یہ شرکت نہیں کرنا چاہ رہی اور ہم بیچارے دو دن سے ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ کہہ رہی تنگ نہ کرو

علیزے نے حوریہ کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کر کے ہی دم لیا

علیزے کی بات سن کر ازلان نے ایک نظر حوریہ پر ڈالی جو سر جھکا کر بیٹھی تھی اور ایک گہری سانس ہوا میں خارج کری

علیزے آپ دونوں جاؤ کل کی تیاری کرو حور آرہی ہے

ہاں ہاں اب شاہ صاحب اپنی حور کو راضی کریں گے ایسے میں پھر ہم غریبوں کو تو باہر ہے نکالیں گے

طٰہ نے معصوم شکل بنا کر سرد آہ بھری۔۔۔

ہائے دوست دوست نہ رہا۔۔

بے وفا بے وفا۔۔۔۔۔۔

ازلان نے جب دیکھا کہ طٰہ کی گوہر افشانیاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں تو آستین چڑھاتا اٹھ کھڑا ہوا

اچھا اچھا جا رہا ہوں بھائی تو بلا وجہ اتنی جلدی سیریس ہو گیا جا رہا ہوں تو حوریہ کو سمجھاؤ نہیں مجھے لگتا ہے فالحال تجھے سمجھانے کی زیادہ ضرورت ہے

ارےےےے یار کیسی باتیں کرتے ہو میں تو ویسے ہی انتہائی سمجھدار عقلمند انسان ہوں

طٰہ۔۔۔۔۔ازلان کی سخت آواز پر وہ فوراً سیدھا ہوا

جا رہا ہوں بھائی یہ دیکھ چلا گیا

طٰہ کے جانے کے بعد ازلان سر جھٹک کر رہ گیا

ازلان نے اب حوریہ کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی اپنی انگلیوں سے کھیل رہی تھی

گھریلو حلیہ میں بھی وہ اسکی توجہ اپنی جانب کھینچ رہی تھی

حور۔۔۔۔۔ادھر میری طرف دیکھیں۔۔۔۔

ازلان کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا رف سے حلیہ میں بھی وہ اسکا دل دھڑکا گیا تھا پر زیادہ دیر وہ اسکی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور واپس سر جھکا گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نگاہوں کے تصادم سے عجب تکرار کرتا ہے

یقین کامل نہیں لیکن، گماں ہے پیار کرتا ہے

لرز جاتی ہوں میں یہ سوچ کر کہیں کافر نہ ہو جاؤں

دل اس کی پوجا پر بڑا اسرار کرتا ہے

اس کو معلوم ہے شاید میرا دل ہے نشانے پر

لبوں سے کچھ نہیں کہتا، نظر سے وار کرتا ہے

میں اس سے پوچھتی ہوں، خواب میں محبت ہے

پھر آنکھیں کھول دیتی ہوں، جب وہ اظہار کرتا ہے

حور کیا آپ کو خوشی نہیں ہے کہ مجھے پروجیکٹ مل گیا۔۔

ازلان کی بات پر حوریہ نے حیرانی سے سر اٹھایا

ازلان اس کی آنکھوں میں تیرتی بے یقینی اور شکوہ دیکھ سکتا تھا لیکن اس وقت اسے حوریہ کی زبان سے سننا تھا

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔آپ خوش ہیں تو میں بھی خوش ہوں۔۔۔۔۔وہ دھیمے لہجے میں منمنائی

اس کی بات سن کر ازلان کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آئی

تو حور کیا میری خوشی کے لئے بھی اس پارٹی میں شرکت نہیں کر سکتیں

اس نے سر اٹھا کر بے بسی سے ازلان کو دیکھا۔۔۔

کیوں ڈرتی ہیں آپ۔۔۔۔۔نئے لوگ ہوں گے آپ نہیں پہچانتی تو پہچان جائیں گی انسان ہی ہیں نہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔

پھر علیزے طٰہٰ ماما بابا سب ہونگے نا اور میں بھی تو ہونگا کوئی بات ہو کسی سے ڈر لگے آپ

مجھے بتادینا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟؟؟حوریہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا

اور پکاوعدہ جب انسانوں کے بجائے بھوتوں کو بلاؤں گا پارٹی میں تو آپ کو بالکل بھی شرکت کرنے نہیں بولوں گا۔۔۔اب کی بار ازلان نے شرارتی انداز میں اس سے بولا۔۔

میں جاؤں۔۔۔حوریہ نے جھکے سر کے ساتھ ہی اس سے پوچھا

جی جائیں اور کل کی تیاری کریں۔۔۔پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے اپنے آپ کو بہادر بنائیں جتنا ڈریں گی لوگ اتنا ڈرائیں گے۔۔۔اور مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا میرے ہوتے ہوئے آپ لوگوں سے ڈریں یا پریشان ہوں۔۔۔جو بھی پریشانی ہو جو بھی مسئلہ ہو مجھ سے شیئر کریں مجھے بتائیں اور میرے سپرد کردیں خود بس خوش رہیں۔۔۔آپ پر ہنسی جچتی ہے پریشانی نہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟آہ جی۔۔۔۔گڈ جائیں اب۔۔۔

اسکی اجازت ملنے کی دیر تھی حوریہ وہاں سے ایسے غائب ہوئی جیسے وہ تھی ہی نہیں یہاں۔۔۔

ازلان مسکراتا ہوا سر جھٹک گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے لان کو مختلف قسم کے لائٹوں سے سجایا گیا تھا

مہمانوں کی آمد رفت شروع ہو چکی تھی کچھ مہمان آپ بھی چکے تھے

آج کی پارٹی میں مشہور مشہور بزنس مین ان کی فیملیز کے ساتھ مدعو تھے

ہر طرف گہما گہمی تھی پورے لان میں رونق کا سماں تھا

حوریہ علیزے کے ساتھ باہر آئی۔۔۔۔

پنک کلر کی میکسی میں نیچرل میک اپ کے ساتھ وہ چھوٹی سی باربی ڈول لگ رہی تھی

علیزے نے بھی گرے اور پرپل کو مبینیشن کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور لائٹ سے میک

اپ نے اسکے تیکھے نقوش کو چار چاند لگا دیئے تھے

ازلان نے جب حوریہ کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا

وہ اس کے سحر میں ایسا جکڑا کہ آگے پیچھے کا کوئی ہوش ہی نہیں رہا۔۔۔ جہاں ازلان اسکو دیکھ کر مبہوت ہو گیا تھا وہیں حوریہ نے جب اسکی نظروں کی تپش اپنے اوپر محسوس کی تو اسکے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہو گئی۔۔ جو ازلان کی آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم جو ہَنستی ہَو تو پُھولوں کی اَدا لگتی ہَو
اَور چَلتی ہَو تو اِک بادِ صَبا لگتی ہَو

دَونُوں ہاتُھوں میں چُھپا لَیتی ہَو اَپنا چَہرہ
مشرِقی حُور ہَو دُلہَن کی حَیا لگتی ہَو

کچھ نہ کہنا میرے کندھے پہ جُھکا کَر سَر کو

کِتنی مَعصُوم ہَو، تَصوِیرِ وَفا لگتی ہَو

بات کَرتی ہَو تو ساگَر سے کَھنک جاتے ہیں
لَہَر کا گِیت ہَو، کَوئل کی صَدا لگتی ہَو

کِس طَرف جاؤ گی زُلفُوں کے یہ بادَل لے کَر
آج مَچلی ہُوئی ساوَن کی گَھٹا لگتی ہَو

تُم جِسے دَیکھ لو، اُسے پِینے کی ضَرُورَت کیا ہے...؟
زِندگی بَھر جو رَہے، اَیسا نَشہ لگتی ہَو

میں نے مَحسُوس کیا تُم سے یہ باتَیں کَر کے
تَم زَمانے میں زَمانے سے جُدا لگتی ہَو...

علیزے نے حوریہ کو ہر جگہ اپنے ساتھ رکھا تھا یہی وجہ ہے کہ حوریہ اپنے آپ کو کمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی اور علیزے کے ساتھ ہر کسی سے مل رہی تھی

حوریہ تم یہاں رکو میں ذرا سارے انتظامات دیکھ کر آتی ہوں ہو

علیزے حوریہ کو مہمانوں کے پاس چھوڑ کر خود اندر کی جانب بڑھ گئی

حوریہ کچھ پل تو وہاں کھڑی رہیں لیکن جب سب کو آپس میں باتوں میں مصروف دیکھا تو سب لوگوں سے تھوڑا دور الگ گوشے میں آ کر بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

اسے ابھی بیٹھے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک انجان آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا

ہیلو سویٹی۔۔۔۔ حوریہ اپنے سامنے ایک انجان شخص کو دیکھ کر گھبرا گئی

اس نے آس پاس نظر دوڑائیں تو کوئی بھی اس کی جانب متوجہ نہیں تھا سب اپنی باتوں میں مصروف تھے

ج۔۔۔جج۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔کون ہیں آپ میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔

ارے ڈیئر اس میں گھبرانے والی کیا بات ہے نہیں جانتی تو جان جائیگی اپنی بات کے آخر میں اس نے قہقہہ لگایا

کیا ہو رہا ہے یہاں

ازلان نے جب حوریہ کی غیر موجودگی محسوس کی تو بے چین ہوا ابھی اس نے دو چار قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ اسے دور سے حوریہ نظر آئیں لیکن اس کے پاس کسی آدمی کی موجودگی دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے

وہ فوراً تیز تیز قدم اٹھا کر اس کی جانب بڑھا

ارے ازلان تم۔۔۔۔کچھ نہیں یار بس میں نے ان کو اکیلے بیٹھے دیکھا تو ان کے حال چال دریافت کرنے گیا

حوریہ آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔ازلان نے وقاص کو سرے سے نظر انداز کیا گیا اور حوریہ سے مخاطب ہوا

اذلان کا فکر مند انداز دیکھ کر حوریہ کے دل نے اس بیٹ مس کری

حوریہ کو خاموشی سے اپنی جانب تکتا پا کر ازلان کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی

وقاص ان دونوں کو ایک نظر دیکھ کر واپس لان کی جانب بڑھ گیا

زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں۔۔۔؟؟ازلان نے تھوڑا سا جھک کر حوریہ کے کان میں سرگوشی کی

اس کے شرارتی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوستے ہوئے شرمندگی سے سر جھکا لیا

یہاں کیوں آ گئی ہیں ہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟؟

حوریہ نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا

کوئی بات ہو تو مجھ سے کہہ دینا اور جایئں مما کے پاس چلی جائیں یہاں اکیلے نہیں بیٹھیں

وہ اثبات میں سر ہلاتی آگے کی جانب بڑھ گئی

حور۔۔۔۔۔۔اس نے ابھی دو قدم ہی آگے بڑھائے تھے کی ازلان کی آواز پر اس کی طرف دیکھا

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔

ازلان کی بات سن کر حوریہ نے شرم سے سر جھکا لیا

اسکے گال اس وقت سیب کی طرح لال ہو گئے تھے

عنابی لب دھیرے سے مسکرائے

دھڑکنوں نے الگ رقص شروع کر دیا

لمبی گھنی پلکیں جو شرم کے بوجھ سے جھکی ہوئی تھیں

ازلان یہ منظر دیکھ کر مبہوت رہ گیا

میری آنکھوں کے رستے، میرے دل میں کبھی آؤ

کچھ میرے من کی سن لو، کچھ اپنی ہمیں سناؤ

تم چاند سے، پھولوں سے، کہیں خوبصورت ہو

میرا پہلا ارماں ہو، تم میری ضرورت ہو

مہکا ڈالو من کی کلیاں، ایک بار مسکراؤ

کچھ میرے من کی سن لو، کچھ اپنی ہمیں سناؤ

میری شاعری میں تم ہو، میری گفتگو میں تم ہو

دل میں دھڑکتے ہو تم، میری جستجو میں تم ہو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوں اپنے من میں تم بھی، پریت کا دیپ جلاؤ

کچھ میرے من کی سن لو، کچھ اپنی ہمیں سناؤ

کسی سے اس قدر شرمانا، یہ عشق کی ادا ہے

ہم بتائے دیتے ہیں، من میں تمہارے کیا ہے۔۔۔؟؟؟

آنکھیں آنکھوں سے پڑھنے دو، تم پلکیں ذرا اٹھاؤ

کچھ میرے من کی سن لو، کچھ اپنی ہمیں سناؤ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شکریہ۔۔۔۔۔یہ کہتے کے ساتھ ہی حوریہ وہاں سے بھاگ گئی

جبکہ ازلان اسکی پشت کو مسکراتا ہوا دیکھنے لگا

بھائی ہوش میں آ جا چکی گئی وہ۔۔۔

طہٰ کی آواز پر اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا

تجھے کتنی دفعہ بولنا پڑے گا کہ میری چوکیداری کرنا بند کر دے

کونسی زبان سمجھ آتی ہے تجھے۔۔۔۔

اؤ بھئی او بھئی نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے

اگر میں ابھی تجھے ہوش نہیں دلاتا تو تم صبح تک ایسی خیالوں میں گم یہیں کھڑے رہتے پھر پتہ ہے کیا ہوتا۔۔۔طٰہٰ کی بات پر ازلان نے اس کی جانب دیکھا

پھر ہوتا یہ کہ جب دھوپ تیرے چہرے پر پڑتی اور مجنوں صاحب ہوش میں آتے تب تک ان کے پاؤں میں درد شروع ہو جاتا اور تو بیچارہ کنواری بیوی تو ہے نہیں کہ خدمت کردے تیری۔۔۔

میں اپنی بیوی سے خدمت کرواؤں گا بھی نہیں

اوہو بھئی ابھی سے اتنی محبت۔۔۔

وہ دونوں اسی طرح باتیں کرتے ہوئے لان کی جانب بڑھ گئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان ابھی گھر میں داخل ہوا تھا تھا ڈرائنگ روم سے باتوں کی آوازیں سنائی دی تو اپنا رخ وہیں موڑ لیا

ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو سامنے وقاص خان اپنے والد اسد احمد خان اور اپنی والدہ سارہ خان کے ساتھ بیٹھا نظر آیا

اسد احمد خان جانے مانے بزنس مین تھے

وقاص خان سال پہلے ہی امریکہ سے اپنی ڈگری مکمل کر کے آیا تھا اور اب ان کا بزنس سنبھال رہا تھا

سامنے صوفی پر فیضان شاہ اور فاطمہ بیگم بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ دائیں جانب حوریہ سر پر دوپٹہ لیئے بیٹھی ہوئی تھی

ازلان سب کو مشترکہ سلام کرتا ہوا ایک طرف بیٹھ گیا

شاہ صاحب ہم آپ کے جواب کے منتظر رہیں گے اور یاد رکھیں جواب ہمیں اقرار میں ہی چاہیے

وقاص خان کے والد اسد احمد خان فیضان شاہ سے مخاطب ہوئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان نے نا سمجھی سے ماں باپ کی طرف دیکھا

انشااللہ ضرور آپ بس ہمیں تھوڑا وقت دیں ہم آپس میں مشورہ کر کے آپ کو جواب دیتے ہیں

فیضان شاہ نے مسکراتے ہوئے اسد احمد خان کو جواب دیا

حور میرے لئے ایک کپ چائے بنادو۔۔۔

ازلان جو اتنی دیر سے وقاص خان کی نگاہیں حوریہ پر محسوس کر رہا تھا فوراً سے حوریہ کو منظر سے غائب کرنا چاہا

وہ سر ہلاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

شاہ صاحب اب ہمیں اجازت دیں ہم چلتے ہیں امید ہے کہ آپ ہماری خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہمیں مثبت جواب دیں گے۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔؟؟؟ازلان کی آواز پر فیضان شاہ نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا

اس وقت وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے رات کا کھانا نوش فرمارہے تھے

ہاں ازلان بولو۔۔۔۔اسد انکل اور وقاص کس سے میں آئے تھے

ہاں میں ابھی اسی بات کی جانب آرہا تھا

حوریہ بیٹا آپ نے وقاص اور ان کے گھر والوں کو دیکھا کیسے لگے آپ کو وہ لوگ۔۔۔۔؟؟

بابا پر۔۔۔۔ازلان مجھے بات کرنے دو پتہ لگ جائے گا تمھیں بھی۔۔۔

ازلان جو ابھی کچھ بولنے ہی والا تھا فیضان شاہ نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا

حوریہ آپ بتاؤ بیٹا۔۔۔۔اچھے تھے بابا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے وہ آپ کے رشتہ کے سلسلہ میں آئے تھے۔۔۔۔انھوں نے آپ کو پارٹی میں دیکھا تھا اور انھیں آپ بہت پسند ہو۔۔۔

رشتہ کی بات سن کر حوریہ نے ازلان کو دیکھا جس کی رگیں غصے سے تن گئی تھی

اب آپ بتاؤ بیٹا آپ کیا چاہتی ہو۔۔۔جو آپ بولو گی جیسا آپ چاہو گی ویسا ہی ہوگا

بابا میں کیا بولوں۔۔۔۔۔اس نے ایک نظر ازلان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اور

دھیمے لہجے میں منمنائی

بیٹا آپ وقت کو سوچو لوگ بہت اچھے ہیں اگر آپ مطمئن ہوئی تو ہمیں بتانا پھر ہی ہم بات آگے بڑھائیں گے ورنہ کوئی بات نہیں

ان کی بات سن کر اس نے دھیرے سے سر ہلایا

باقی کھانا خاموشی سے کھائیں کیا لیکن اس دوران پورے وقت ازلان کی نگاہیں اپنے اوپر محسوس کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

ازلان کمرے میں یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا اس کا دماغ حوریہ کو کسی اور کے ساتھ سوچ

کے ہی پھٹنے کے قریب ہو رہا ہے تھا

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے سے نکل گیا

حوریہ کے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر اس نے دستک دینے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا

لیکن پھر ادھ کھلا دروازہ دیکھ کر وہ خاموشی سے اندر آ گیا

حوریہ جو اپنے خیالوں میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی اور ازلان کی آمد کو بھی محسوس نہ کر سکی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوں جو تکتا ہے آسمان کو تو

کوئی رہتا ہے آسمان میں کیا

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا

ایک ہی شخص ہے جہاں میں کیا

ازلان چلتا ہوا حوریہ کے برابر آ کھڑا ہوا

ازلان کچھ دیر تو کھڑا اسے دیکھتا رہا لیکن اسے اپنی طرف متوجہ نہ پا کر خود ہی اس سے مخاطب ہو پڑا

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟

ازلان کی آواز وہ بھی اتنے قریب سے سن کر حوریہ چونک گئی

آپ۔۔۔۔۔۔آپ یہاں۔۔۔۔۔۔۔ازلان کو اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر حوریہ کو سمجھ ہی نہ آیا کیا بولے

کیوں نہیں آسکتا۔۔۔۔۔؟؟ازلان نے اس کو نظروں میں لیتے ہوئے اس سے پوچھا

نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔وہ سر جھکا کر گویا ہوئی

وقاص کے رشتہ کے بارے میں کیا سوچا تم نے

اسکی بات پر حوریہ نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور پھر واپس سر جھکا لیا

حور میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔حوریہ کا کوئی جواب نہیں پا کر اس نے واپس اسے مخاطب کرا

لیکن اس بار پھر خاموشی۔۔۔۔۔۔

حور مجھے جواب دو کیا تم اس رشتہ پر راضی ہو۔۔۔۔کیا تم وقاص سے شادی کر لو گی

اس دفعہ بھی حوریہ کو کوئی جواب نہ دیتے ہوئے دیکھ کر ازلان کو غصہ آگیا

فار کو ڈسیک حور میں کب سے ایک بات پوچھ رہا ہوں کیا تم مجھے جواب دینا پسند کرو گی یا

میں یہاں سے چلا جاؤں۔۔۔۔

ازلان کی سخت آواز پر اسکی آنکھیں نم ہوں گئ

اس نے ایک نظر اٹھا کر ازلان کو دیکھا تو ازلان کا دل ڈوب کر ابھرا اسے بے اختیار

اپنے سخت لہجے کا احساس ہوا

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ میں کیا

کروں۔۔۔۔۔

حوریہ نے نم آواز میں کہا

آئی ایم سوری۔۔۔۔مجھے تم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔پر مجھے غصہ

آگیا تھا۔۔۔

کچھ دیر ان کے درمیان خاموشی رہی ایسی خاموشی کہ جس میں سانسوں اور دھڑکنوں

کی مدھم آواز باآسانی سنائی دے رہی تھی

مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔۔؟؟

اس وقت کوئی ازلان سے پوچھتا کتنا مشکل تھے یہ چار الفاظ ادا کرنا

آسان تو نہیں تھا۔۔۔۔۔۔بھلا آسان کیسے ہو سکتا تھا۔۔

محبت اپنی جگہ لیکن وہ اس سے تیرہ سال چھوٹی لڑکی تھی۔۔۔۔۔

لیکن دل نے کہا بھلا محبت میں عمروں کا فرق کہاں معنٰی رکھتا ہے۔۔۔۔۔ محبت تو ہر ظاہری چیز سے بے نیاز ہوتی ہے۔۔۔۔۔

بس پھر اس نے اپنے دل کی آواز پر لبیک کہہ دیا

حوریہ اسکی بات سن کر ابھی تک حیران تھا

بھلا اس نے کب سوچا تھا دل کی وہ خوائش جس کا ذکر وہ اپنے آپ سے کرنے سے ڈرتی تھی ایسے پوری ہو گی

لیکن وہ سامنے کھڑا شخص اس سے بہت مختلف تھا

اس کے تو خواب سجانے سے بھی وہ ڈرتی تھی کجا کہ شادی۔۔۔۔۔

حور۔۔۔۔۔۔۔ وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی ازلان کی پکار پر اپنا سر جھکا لیا

میں۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔آپ بہت الگ ہیں۔۔۔۔

حوریہ کی بات پر ازلان نے اس کو نا سمجھی سے دیکھا

اچھا۔۔۔۔۔۔مجھے بھی بتاؤ کیا الگ ہے مجھ میں۔۔۔

وہ بولتے بولتے آرام سے جا کر اس کے بیڈ پر بیٹھ گیا گیا جبکہ حوریہ نے اپنا چہرہ کھڑکی کی جانب موڑ لیا

ایک گہری سانس لیتے ہوئے اس نے اپنی بات کا آغاز کیا آپ ایک مشہور بزنس مین ہیں جبکہ میں گھر میں رہنے والی لڑکی۔۔۔۔

ایک پریکٹیکل انسان ہیں آپ کی شخصیت میں روعب ہے سنجیدہ انسان ہیں اور سمجھدار بھی

جب کہ میں آپ کے بالکل برعکس ہوں۔۔۔آپ میں اور مجھ میں زمین آسمان کا فرق ہے

تو کیا ہوا اگر میں ایک بزنس مین ہوں اور آپ گھر میں رہنے والی لڑکی ہیں آپ گھر پر رہ کر ایک اچھی بیوی کی طرح تیار ہو کر اپنے شوہر کا انتظار تو کر سکتی ہیں

تو کیا ہوا کہ میں ایک پریکٹیکل انسان ہوں اور آپ خواب دیکھتی ہیں زندگی ویسے بھی مکمل پریکٹیکل ہو کر نہیں گزاری جا سکتی آپ کے خواب ہماری زندگی میں رنگ بھر دیں گے

تو کیا ہوا اگر میں ایک سنجیدہ انسان ہوں ہو آپ کے ہنسی مذاق مجھے مسکرانے پہ مجبور کر دیں گے مسکرانا کسی کو برا تو نہیں لگتا نا اور آپ تو ویسے بھی میں نے مسکرانے کی وجہ بن گئی ہے

اور جہاں تک پاس سمجھداری کی ہے تو اچھا ہے نہ میں اپنی نادان بیوی کی نادانیوں کو اپنی سمجھ داری سے ٹھیک کر دوں گا

سنجیدگی سے بولتے بولتے آخر میں اس کا انداز شرارتی ہو گیا تھا

ازلان کی اتنی لمبی وضاحت پر حوریہ کے چہرے پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ آ گئی

اب راضی ہیں کریں گی مجھ سے شادی یا ابھی بھی کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔

ازلان نے اس کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا

اسکی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے حوریہ نے اپنا چہرہ شرم سے دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا

اسکی اس ادا پر ازلان نے خوشی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔۔

دور کھڑی محبت کی دیوی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی کیا سین ہے۔۔۔۔؟؟

اس وقت سب ناشتے کے لیے ٹیبل پر براجمان تھے

رات کا واقعہ اور اوپر سے ازلان کی موجودگی اور اس کی نظریں دونوں نے حوریہ کا چہرہ لال کرا ہوا تھا

وہ شرم کے مارے اپنا سر پلیٹ میں ایسے جھکا کے بیٹھی تھی جسے اس وقت ناشتے سے زیادہ ضروری کوئی اور کام ہو ہی نہیں

طٰہٰ نے حوریہ کے بعد ایک نظر ازلان پر ڈالی جس کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

جبکہ بقول طٰہٰ کہ اس وقت اس کی آنکھوں کو لال ہونا چاہیے تھا اور ماتھے پر ایک دو بل تو لازمی ہونے چاہیے تھے

ان دونوں کے مشکوک حالات دیکھ کر اس نے ازلان کے کان میں سرگوشی کی

صبر کر جا لگ جائے گا پتہ۔۔۔۔ازلان کا جواب سن کر طٰہٰ منہ بنا کر رہ گیا۔۔۔

بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔ازلان نے ایک نظر سب پر ڈالی اور اپنی بات کا آغاز کیا

بابا آپ اسد انکل کو انکار کر دیں

اسکی بات پر سب نے چونک کر اسے دیکھا

ازلان آپ کو معلوم بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں

کیوں کروں میں اس رشتہ سے انکار کیا برائی ہے اس رشتہ میں۔۔فیضان شاہ نے سخت انداز میں اس سے دریافت کیا

بابا کوئی برائی نہیں ہے لیکن میں حوریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں وعدہ کرتا ہوں میں اسے بہت خوش رکھوں گا

ازلان کے لہجے کی بےتابی دیکھ کر وہ سخت حیران ہوئے بھلا انھوں نے اپنے بیٹے کا ایسا جذباتی انداز دیکھا ہی کب تھا

باقی سب کی حالت بھی فیضان شاہ جیسی تھی

سوائے طٰہٰ کے جو ایک چیز سے واقف تھا اور فاطمہ بیگم کے جنھیں بہت پہلے ہی اسکے جذبات کا اندازہ ہو گیا تھا بس انھیں انتظار تھا تو اس وقت کا جب وہ خود اپنی زبان سے اقرار کرے

فیضان شاہ نے کچھ پل خاموشی سے گذارے

چاہتے تو وہ بھی یہ تھے کہ شمائلہ کی نشانی ہمیشہ انکی آنکھوں کے سامنے رہے پر دونوں کی عمروں کے فرق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ خاموش ہی رہے

فیضان شاہ نے ایک نظر فاطمہ بیگم کو دیکھا جو مسکرا رہی تھیں

انہوں نے حوریہ کو دیکھا۔۔۔بیٹا آپ کیا کہتی ہو۔۔۔

ہمارے لئے سب سے زیادہ اہم آپ کی پسند آپ کی خوشی اور آپ کی رضامندی ہے۔۔۔

بابا جو آپ کو ٹھیک لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں

اس نے اپنی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے دھیمی آواز میں جواب دیا

ٹھیک ہے پھر آپ لوگ تیاری شروع کر دیں اگلے مہینے کے آخر میں نکاح کا فریضہ انجام دے دیں گے

فاطمہ بیگم نے مسکرا کر حوریہ کو گلے لگا لیا

واؤ یعنی اب حوریہ آپی ازلان بھائی کی دلہن بنیں گی

جزلان کی چہکتی ہوئی آواز سن کر سب مسکرا دیئے

جی بیٹا اب ہماری بہنا ہماری بھابھی بنے گی۔۔

طٰہٰ کی بات سن کر حوریہ نے اپنا چہرہ فاطمہ بیگم کی آغوش میں چھپا لیا جبکہ باقی سب

مسکراتے ہوئے اسے اور تنگ کرنے لگے

—

ایک مہینہ کیسے گذرا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

حوریہ کو مایوں میں بٹھایا جاچکا تھا

ویسے تو حوریہ نے ازلان کے سامنے آنا کم کر دیا تھا لیکن پچھلے ایک ہفتے سے اسکا ازلان سے سخت پردہ چل رہا تھا حوریہ کے ہاتھوں کو اس وقت ازلان کے نام کی مہندی سے سجایا جارہا تھا جبکہ باقی لڑکیاں اس کے ارد گرد بیٹھی گانے گانے میں مصروف تھیں

پورے گھر میں اس وقت رونق کا سماں تھا

لڑکیوں نے دیر رات تک محفل جمائی ہوئی تھی

لڑکیوں تم لوگ کیا یہاں بیٹھی ہوئی ہو سونا نہیں ہے وقت دیکھو رات کا ایک بج گیا ہے کل نکاح بھی ہے پھر تم لوگ صبح اٹھنے میں نخرے کرو گی

حور یہ بیٹا تم بھی جاؤ آرام کرو ذرا خدا کا خوف نہیں ہے ان لڑکیوں کو خود تو جاگ رہی ہیں لیکن دلہن کا ذرا خیال ہی کر لیں

فاطمہ بیگم کی ڈانٹ سن کر ساری لڑکیاں ایک ایک کر کے آٹھ گئیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا کہ کچن میں سے کھٹ پھٹ تھی کی آوازیں سن کر اپنا رخ کسی کچن کی جانب کیا

حوریہ کو دیکھ کر وہ ساکت ہو گیا

مایوں کے پیلے جوڑے میں وہ سرسوں کا پھول لگ رہی تھی

حوریہ اپنے کمرے میں جا کر لیٹی ہی تھی ابھی نیند کی وادیوں میں اترے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ پیاس سے اس کی آنکھ کھل گئی

اپنے سائڈ پر موجود جگ سے پانی نکالنے کے لیے اس نے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن جگ خالی تھا

پہلے تو وہ خاموشی سے واپس لیٹ گئی لیکن پیاس کی شدت جب نا قابل برداشت محسوس ہوئی تو اس نے اپنی مہندی لگے ہاتھوں سے آرام سے جگ اٹھایا اس انداز میں کہ مہندی بھی خراب نہ ہو

وہ ابھی کچن میں کھڑی جگ میں پانی بھر رہی تھی لیکن مہندی کی وجہ سے کافی مشکل ہو رہی تھی

ازلان جو دروازے پر کھڑا تھا مسکراتا ہوا آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے جگ لیا

آ۔۔۔۔آپ۔۔۔۔جی میں۔۔۔۔حوریہ کی نظریں جھک گئی

ازلان نے جگ بھر کر اسے دیکھا آج ایک ہفتہ وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ اس وقت اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اسے سامنے بٹھا کر دیکھتا رہے

اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔اسکی نظروں سے گھبرا کر اپنا دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے اس نے ازلان سے کہا

پھر کس طرح دیکھوں۔۔۔۔ازلان کو اسکی گھبراہٹ دیکھ کر مزہ آرہا تھا

میں جاتی ہوں۔۔۔۔وہ اس کی شوخ نظروں سے نظریں چراتی وہاں سے نکلنے لگی

ازلان نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے روکا

جائیں جائیں۔۔۔کل تو ویسے بھی آپ کو میری ہی دسترس میں آنا ہے پھر کہاں جائیں گی۔۔۔۔

میں جانا چاہتی بھی نہیں ہوں۔۔۔

میرا سوچنا تیری ذات تک

میری گفتگو تیری بات تک!!

نہ تم ملو جو کبھی مجھے

میرا ڈھونڈنا تجھے پار تک!!

کبھی فرصتیں جو ملیں تو آ

میری زندگی کے حصار تک!!

میں نے جانا کے میں تو کچھ نہیں

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک!!!

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کہتی وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی فوراً اوپر کی طرف بھاگ گئی

جبکہ ازلان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نمودار ہوئی

گھر میں ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی

مہمانوں کی آمد و رفت بھی شروع ہو چکی تھی

جو مہمان پہلے سے ہی ٹھہرے ہوئے تھے ان کے اپنے مسئلے تھے

کسی لڑکی کا جھمکا نہیں مل رہا تھا کسی کی سینڈل لڑکوں میں کسی کے کپڑے استری نہیں تھے تو کسی کا کچھ

اس سارے قصے میں صرف ایک حور یہ ہی تھی جسکو بیوٹیشن نے ایک گھنٹہ پہلے ہی تیار کر کے بٹھا دیا تھا

ٹی پنک کا شرارہ شرٹ پہنے جس پر سلور نگینوں کا ہلکا سا کام تھا اور لال دوپٹہ سر پر سلیقہ سے سیٹ کیا

سلیقہ سے کیے گئے میک اپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے

اس وقت وہ اپنے خیالات میں گم بیٹھی اپنی چوڑیوں سے کھیل رہی تھی

تب ہی علیزے ساری لڑکیوں کے ہمراہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی

ہمممم
ا ہمممم بھابھی صاحبہ کیا سوچ کے مسکرا رہی ہیں

ازلان بھائی کو سوچ رہی ہو نگی

لڑکیوں کے ٹولے میں سے ایک شرارتی لڑکی کی آواز آئی

اسکی بات پر حوریہ جھینپ گئی جبکہ باقی سب ہنسنے لگے

تب ہی ایک لڑکی کمرے میں بھاگتی ہوئی آئی

آنٹی کہہ رہی ہیں حوریہ باجی کو نیچے لے آئیں مولوی صاحب آ گئے ہیں

یہ کہہ کر وہ واپس اسی رفتار سے بھاگ گئی جس رفتار سے آئی تھی

چلیں جی بلاوا آ گیا ہے

علیزے نے حوریہ کا شرارہ سنبھالتے ہوئے اسے کھڑا کیا

لان میں لا کر علیزے نے اس کو ازلان کے بالکل سامنے بٹھا دیا

دونوں کے درمیان جالی دار پردہ تھا

علیزے نے حوریہ کے چہرے پر گھونگھٹ ڈال دیا تھا

ازلان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا

بڑی شدت سے انتظار ہے اس سوال کے جواب کا

جس کے جواب میں وہ اور میں دونوں کہیں گے

قبول ہے قبول ہے قبول ہے

حوریہ سکندر بنتِ سکندر خان آپ کو ازلان شاہ ولد فیضان شاہ کے ساتھ 1 لاکھ روپے

حق مہر سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے

جی قبول ہے

اس نے دھیمی سی آواز میں کہا

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

جی قبول ہے

کیا آپ کو قبول ہے

جی قبول ہے

نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے

اس وقت اسے اپنے ماں باپ یاد آ رہے تھے

اپنا آپ کسی اور کو سونپ دینا آسان تھوڑی ہوتا ہے

فیضان شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو ایک آنسو اسکی آنکھ سے لڑھک گیا

اب مولوی صاحب ازلان سے پوچھ رہے تھے

اور اس نے بڑی خوشی سے حوریہ کو قبول کیا

اور یوں حوریہ سکندر حوریہ ازلان بن گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

نکاح کے بعد دونوں کو سٹیج پر بٹھایا گیا

فوٹو سیشن اور چند ایک رسموں کے بعد حوریہ کو واپس اسکے کمرے میں چھوڑ دیا گیا تھا

فیضان شاہ اپنے کمرے میں اکیلے آنکھیں موندے لیٹے ہوئے تھے

تبھی انکو آواز آئی۔۔۔آج میں بہت مطمئن ہوں۔۔۔۔

آپ کی محبت کی سچائی پر تو شروع سے یقین تھا

لیکن جس طرح حوریہ کو آپ نے اپنی بیٹی بنا کر رکھا اور اس کے لیے اتنا اچھا ہمسفر منتخب کیا میرے دل میں موجود آپ کی عزت میں اضافہ ہو گیا۔۔۔میری روح پر سکون ہے ۔۔۔میرا آپ پر کیا جانے والا بھروسہ غلط نہیں تھا آپ نے میرا مان رکھ لیا فیضان صاحب۔۔۔۔۔

شمائلہ۔۔۔۔۔۔۔فیضان صاحب آنکھوں میں بے یقینی لیے انھیں دیکھ رہے تھے

شمائلہ بیگم نے مسکرا کر انھیں دیکھا اور بس انکا عکس ہوا میں تحلیل ہو گیا

محبت میں سرخرو ہونے پر فیضان شاہ نم آنکھوں سے مسکرا دیئے

ہائے ئے ئے ئے یہ محبت کرنے والے لوگ۔۔۔

ہائے ئے ئے ئے ئے یہ محبت کرنے والوں کے روگ۔۔

اے محبت، تیرے انجام پہ رونا آیا

جانے کیوں آج، تیرے نام پہ رونا آیا

یوں تو ھر شام، اُمیدوں میں گزر جاتی ھے

آج کچھ بات ھے، جو شام پہ رونا آیا

کبھی تقدیر کا ماتم، کبھی دنیا کا گلہ

منزلِ عشق میں، ھر گام پہ رونا آیا

مجھ پہ ھی ختم ھوا سلسلۂ نوحہ گری

اس قدر گردشِ ایّام پہ رونا آیا

کیا حسین خواب دکھایا تھا محبت نے

کھل گئی آنکھ، تو تعبیر پہ رونا آیا

جب ھوا ذکر زمانے میں محبت کا شکیلؔ

مجھ کو اپنے دلِ ناکام پہ رونا آیا۔۔۔

—

ایسے تو نہیں جا سکتے آپ اندر بنانیگ دیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

کیوں نہیں جا سکتا۔۔۔اندر میری بیوی موجود ہے میرا جب دل چاہے گا جا سکتا ہوں۔۔۔ازلان نے تنک کر کہا

بیوی نہیں منکوحہ۔۔۔۔علیزے نے فوراً جواب سے کہا

بیوی ہو یا منکوحہ کیا فرق پڑتا ہے،ہے تو میری "ازلان شاہ" کی نا

جی جی آپ ہی کی ہے لیکن نکاح کے بعد پہلا دیدار مفت میں تو نہیں ہو گا نیگ دیں اور جائیں اندر

علیزے کو ہار نہ مانتا دیکھ کر اس نے اپنا والٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا

یہ ہوئی نا بات اب آ جا سکتے ہیں اندر۔۔۔

والٹ لیکر ساری لڑکیاں کھلکھلاتی ہوئی بھاگ گئیں

وہ کمرے میں داخل ہوا تو حوریہ آیئنہ کے سامنے نکاح کے جوڑے میں کھڑی چوڑیاں اتار رہی تھی

ازلان کو دیکھ کر اسکا چوڑیاں اتارتا ہاتھ ساکت ہوا وہ شیشے میں نظر آتے ازلان کے عکس کو تکے جا رہی تھی

گرے شلوار قمیض پر بلیک واسکٹ پہنے بالوں کو جیل لگا کر پیچھے کی طرف سیٹ کیا گیا تھا

بڑھی ہوئی داڑھی اور گھنے موچھوں کے نیچے عنابی لب جو مسکرا رہے تھے اور آنکھوں میں جلتے خوشی کے دیپ وہ آج کسی ریاست کے شہزادہ کو بھی مات دے رہا تھا

اسکی بے خودی دیکھ کر ازلان مسکراتا ہوا اسکے برابر آکر کھڑا ہو گیا

حوریہ تو اس کے ساتھ کھڑی اسکے کندھے تک آرتی کوئی گڑیا لگ رہی تھی

وہ دونوں ساتھ برابر کھڑے بالکل مکمل لگ رہے تھے

حوریہ نے زیرِلب ماشاءاللہ کہتے ہوئے اپنا سر جھکالیا اسے ڈر تھا کہ کہیں اسکی اپنی ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔

ازلان نے جیب سے موبائل نکال کر مرر سیلفی لی

ازلان نے حوریہ کی کلائی پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا

نے آئی۔۔۔۔؟؟ حوریہ نے سرہاں میں ہلایا

اس وقت منہ سے کچھ کہنا اسکے لئے ناممکن تھا

حوریہ کے اجازت دینے پر اس نے ایک ایک کر کے ساری چوڑیاں اسکے ہاتھ سے اتار دیں

کیسا عظیم مرد تھا وہ سامنے کھڑی لڑکی اسکی منکوحہ تھی وہ اس پر سارے حق رکھتا تھا لیکن پھر بھی اس چھوٹے سے عمل کے لیے بھی اس نے اسکی اجازت لینا پسند کیا

چوڑیاں اتار کر اس نے اپنی جیب سے ایک ڈبی نکال کر اس کی جانب بڑھائی

آپ کے نکاح کا تحفہ۔۔۔۔

حوریہ نے ڈبی کھولی تو اس میں ایک خوبصورت ڈائمنڈ کا نفیس بریسلٹ تھا

واؤ اٹس ٹو بیوٹیفل۔۔۔۔۔یہ بہت زیادہ پیارا ہے۔۔۔

حوریہ کی چہکتی ہوئی آواز سن کر ازلان مسکرا دیا

ازلان نے اس کے ہاتھ سے بریسلٹ لیتے ہوئے اس کی کلائی میں پہنایا

بہت شکریہ۔۔۔ازلان نے مسکراتے ہوئے سر خم کیا

بہت حسین لگ رہی ہیں آپ دل کر رہا آپکو دیکھتا رہوں پر فالحال وقت نہیں ہے جلدی سے پینک کر لیں کم نے جانا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اس وقت۔۔۔۔۔۔۔۔حوریہ نے گھڑی پر نظر ڈالی جہاں ایک بج رہا تھا

اب آپ میری منکوحہ ہیں کبھی بھی کسی وقت بھی کہیں بھی میرے ساتھ جا سکتیں

حوریہ اثبات میں سر ہلا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی

—

ازلان نے گاڑی ساحل سمندر پر روکی۔۔۔۔

گاڑی سے نکل کر وہ حوریہ کی طرف آیا اور ہاتھ تھام کر اس کو باہر نکالا

وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ دیئے پانی کی جانب بڑھے اس وقت وہاں دور دور تک گہری خاموشی تھی سمندر کی لہروں کے سوا وہاں کوئی آواز نہ تھی

پورے چاند کی روشنی میں رقص کرتی سمندر کی لہریں وہ ایک دلفریب منظر تھا

اس وقت حوریہ بلیک کیپری اور کرتی میں ملبوس ریڈ دوپٹہ گلے میں لیے ہوئی تھی جبکہ ازلان نے بلیک شلوار قمیض پہنا ہوا تھا

اس وقت وہ دونوں گیلی ریت پر ہاتھوں میں ہاتھ دیئے چلتے ہوئے اسی منظر کا حصہ لگ

رہے تھے سمندر کے ٹھنڈے پانی کی لہریں انکے پاؤں کو چھوتی واپس مڑ جاتی۔۔۔۔

چلتے چلتے اچانک ازلان نے اپنے قدم روک لیے

اسکو دیکھ کر حوریہ بھی رک گئ

ازلان اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کا ہاتھ

حور۔۔۔۔۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ کی محبت میں چاند تارے توڑ کر لے آؤں گا لیکن میں آپ کی ہمیشہ عزت کروں گا آپ کی قدر ہر گزرتے دن آپ کو اپنی محبت کا احساس دلاؤں گا آپکی ہر خواہش کا احترام کروں گا۔۔۔۔

مجھے محبت پر کبھی یقین نہیں تھا لیکن آپ کو دیکھ کر میں پہلی نظر میں ہی آپ کا اسیر ہو گیا

میری محبت ہر گزرتے دن کے ساتھ آپ کے لیے بڑھتی جا رہی

اب میں خود سے محبت کرنا تو چھوڑ سکتا ہوں لیکن آپ سے نہیں یہ دل اب میرا نہیں

رہا ہے یہ دل تو آپ کا ہو گیا ہے یہ آپ کے نام پر دھڑکنے لگا ہے

میری محبت کو میری چاہت کو میرے جذبات کو اور مجھے قبول کرنے کا شکریہ

ازلان شاہ جس نے آج تک کسی لڑکی پر ایک نظر ڈالنے کے بعد دوسری نظر نہ ڈالی

جسکی ایک نظر کے لیے لڑکیاں ترستی تھیں آج ایک چھوٹی سی لڑکی کے سامنے گھٹنوں

پر جھکا ہوا اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا

کوئی اسے دیکھتا تو یقیناً اس لڑکی کی قسمت پر رشک کرتا

اور حوریہ اسکی تو فرطِ جذبات سے آنکھیں نم ہو گئیں

ایک لڑکی کے لیے سب سے زیادہ اہم اسکی عزت ہوتی ہے

محبت ملے نہ ملے عزت مل جائے تو وہ شکر کے ساتھ ساری زندگی گزار سکتی ہے

لیکن سامنے بیٹھا عظیم مرد نہ صرف اسکو عزت دے رہا تھا بلکہ محبت بھی دے رہا تھا اور

پھر شکریہ بھی اس کا ہی ادا کر رہا

اس لڑکی کی قسمت واقعی ہی رشک کیے جانے کے قابل تھی

حوریہ بھی اسکی کے برابر بیٹھ گئی

آپ کو پتہ ہے میں بہت خوش قسمت ہو آج مجھے خود اپنی قسمت پر رشک آرہا ہے

اللہ تعالی نے مجھے اتنا چاہنے والا اتنی محبت کرنے والا اور عزت دینے والا مرد دیا ہے

میں شکر گزار ہوں اللہ کی کہ اس نے آپ کو میرا ہمسفر بنایا

میں آج اقرار کرتی ہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہے

میرے دل کو آپ سے محبت ہے

میری روح کو آپ سے محبت ہے

میری ہر سانس کو آپ سے محبت ہے

حوریہ ازلان کا پور پور ازلان شاہ سے محبت کرتا ہے

دھوپ کے پار ستاروں کا نگر لگتا ہے

اس پہاڑی پہ مجھے چاند کا گھر لگتا ہے

میں تیرے ساتھ ستاروں پہ بھی چل سکتی ہوں

کتنا آسان محبت کا سفر لگتا ہے۔۔۔۔!!!!

صرف ازلان کا دل حوریہ کے لیے نہیں دھڑکتا

حوریہ کا دل بھی ازلان بھی ازلان کے لیے دھڑکتا

یہ کہہ کر حوریہ نے اپنا چہرہ ازلان کے سینے میں چھپالیا

ازلان کو اسکی اس ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا

ازلان نے اس کا چہرہ ہاتھوں سے تھام کے اپنے سامنے کیا اور اس کی پیشانی پر عقیدت

سے اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کری

شاہ۔۔۔۔۔ازلان کے لمس پر وہ لرز گئی۔۔۔

جی جانِ شاہ۔۔۔۔۔وہ اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا اس سے پیار سے مخاطب ہوا

لیکن اب کی بار حوریہ خاموش رہی

آپ کو پتہ ہے میرا دل میرا نہیں رہا

نہ آپ کا دل آپ کا رہا ہے

میرا دل میری حور کا ہو گیا ہے

آپ کا دل آپ کے شاہ کا ہو گیا ہے

یہ ازل سے ایک دوسرے کے تھے

یہ ابد تک ایک دوسرے کے رہیں گے

انکے ملن نے ہی تو محبت کو جنم دیا ہے

محبت تو کہانی ہی دو دلوں کے ملن کی ہے

فلک پر موجود چاند محبت کے ملن پر مسکرا دیا

محبت کی دیوی محبت کے ملن پر خوشی سے رقص کرنے لگی

دور کھڑی قسمت مسکرا کر انکی دائمی خوشیوں کی دعا کرنے لگی۔۔

****

❤️ختم شدہ❤️

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews